www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

انکار

urdukutabkhanapk.blogspot

پروین شاکر

utabkhanapk.bl

پروین شاکر

سوانح عمری

پروین شاکر کو اردو کی منفرد لہجے کی شاعرہ ہونے کی وجہ سے بہت ہی کم عرصے میں وہ شہرت حاصل ہوئی جو بہت کم لوگوں کو حاصل ہوپاتی ہے۔

ابتدائی حالات

24/ نومبر ء کو پاکستان کے شہر کراچی میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد کا نام سید شاکر حسن تھا۔ ان کا خانوادہ صاحبان علم کا خانوادہ تھا۔ ان کے خاندان میں کئی نامور شعرا اور ادبا پیدا ہوئے۔ جن میں بہار حسین آبادی کی شخصیت بہت بلند و بالا ہے۔ آپ کے نانا حسن عسکری اچھا ادبی ذوق رکھتے تھے انہوں بچپن میں پروین کو کئی شعراء کے کلام سے روشناس کروایا۔ پروین ایک ہونہار طالبہ تھیں۔ دورانِ تعلیم وہ اردو مباحثوں میں حصہ لیتیں رہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ ریڈیو پاکستان کے مختلف علمی ادبی پروگراموں میں شرکت کرتی رہیں۔ انگریزی ادب اور زبانی دانی میں گریجویشن کیا اور بعد میں انہی مضامین میں جامعہ کراچی سے ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ پروین شاکر استاد کی حیثیت سے درس و تدریس کے شعبہ سے وابستہ رہیں اور پھر بعد میں آپ نے سرکاری ملازمت اختیار کر لی۔

حالات زندگی

سرکاری ملازمت شروع کرنے سے پہلے نو سال شعبہ تدریس سے منسلک رہیں، اور 1986ء میں کسٹم ڈیپارٹمنٹ ، سی۔بی۔آر اسلام آباد میں سیکرٹری دوئم کے طور پر اپنی خدمات انجام دینے لگیں۔ 1990ء میں ٹرینٹی کالج جو کہ امریکہ سے تعلق رکھتا تھا تعلیم حاصل کی اور 1991ء میں ہاورڈ یونیورسٹی سے پبلک ایڈمنسٹریشن میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔ پروین کی شادی ڈاکٹر نصیر علی سے ہوئی جس سے بعد میں طلاق لے لی۔

ادبی خدمات

شاعری میں آپ کو احمد ندیم قاسمی صاحب کی سرپرستی حاصل رہی۔ آپ کا بیشتر کلام اُن کے رسالے "فنون" میں شائع ہوتا رہا۔

تخلیقات

انکی شاعری کا موضوع محبت اور عورت ہے۔

خوشبو، صد برگ، خود کلامی، انکار، ماہ تمام

تاثرات

پروین شاکر کی پوری شاعری ان کے اپنے جذبات و احساسات کا اظہار ہے جو درد کائنات بن جاتا ہے اسی لیے انہیں دور جدید کی شاعرات میں نمایاں مقام حاصل ہے۔ حالانکہ وہ یہ بھی اعتراف کرتی ہیں کہ وہ اپنے ہم عصروں میں کشور ناہید، پروین فنا سید، فہمیدہ ریاض کو پسند کرتی ہیں ، لیکن ان کے یہاں احساس کی جو شدت ہے وہ ان کی ہم عصر دوسری شاعرات کے یہاں نظر نہیں آتی۔ اُن کی شاعری میں قوس قزح کے ساتوں رنگ نظر آتے ہیں۔ اُن کے پہلے مجموعے خوشبو میں ایک نوجوان دوشیزہ کے شوخ و شنگ جذبات کا اظہار ہے اور اس وقت پروین شاکر اسی منزل میں تھیں۔ زندگی کے سنگلاخ راستوں کا احساس تو بعد میں ہوا جس کا اظہار ان کی بعد کی شاعری میں جگہ جگہ ملتا ہے۔ ماں کے جذبات شوہر سے ناچاقی اور علیحدگی، ورکنگ وومن کے مسائل ان سبھی کو انہوں نے بہت خوبصورتی سے قلمبند کیا ہے۔

وفات

26 دسمبر 1994ء کو ٹریفک کے ایک حادثے میں اسلام آباد میں، بیالیس سال کی عمر میں مالک حقیقی سے جا ملیں۔ لواحقین میں ان کے بیٹے کا نام مراد علی ہے۔

©Baqa Creatives
All rights reserved

rdukutabkhanapk.blogsp

پروین شاکر

تاریخ کے آئینے میں

۱۹۵۲ء پیر، ۲۴رنومبر کو پیدا ہوئیں

۱۹۶۶ء میٹرک

۱۹۶۸ء ایف اے

۱۹۷۰ء USIS کی جانب سے بہترین شاعرہ کا ایوارڈ

۱۹۷۱ء بی اے (آنرز)، انگریزی میں

۱۹۷۲ء ایم اے انگریزی ادب، کراچی یونیورسٹی

۱۹۷۳ء انگریزی لیکچرر، عبداللہ کالج برائے خواتین، کراچی

۱۹۷۴ء کالم نگاری برائے روزنامہ جنگ ۷۲ء-۷۴ء

۱۹۷۵ء منگنی

۱۹۷۶ء نکاح

۱۹۷۷ء پہلی کتاب ''خوشبو'' کی کراچی میں تقریبِ رونمائی

۱۹۷۸ء شاعری (خوشبو) کے لئے آدم جی ایوارڈ سے نوازا گیا

۱۹۷۸ء مراد (بیٹا) کی پیدائش

۱۹۷۹ء سرسید کالج برائے خواتین، کراچی کی سلور جوبلی تقریبات کے موقع پر سال ۱۹۷۹ء کا بہترین شاعر قرار دیا گیا اور طلائی تمغے سے نوازا گیا

۱۹۸۰ء دوسرے مجموعے ''صدِ برگ'' کی کراچی میں تقریبِ رونمائی

۱۹۸۰ء ایم اے انگریزی لنگوئسٹکس، کراچی

۱۹۸۱ء CSS کا امتحان

۱۹۸۲ء سول سروسز اکیڈمی، لاہور۔ دسواں کامن بیچ

۱۹۸۳ء نیشنل انسٹیٹیوٹ آف کسٹمز اینڈ ایکسائز، کراچی میں تربیت

۱۹۸۴ء اسسٹنٹ کمشنر کسٹمز کی حیثیت سے کسٹمز ہاؤس کراچی میں تقرری

۱۹۸۵ء تیسری مجموعے ''خود کلامی'' کی لاہور میں تقریبِ رونمائی

۱۹۸۵ء علامہ اقبال ہجرا ایوارڈ برائے شاعری سے نوازا گیا

۱۹۸۶ء قومی ادارہ برائے مالیات (CBR) میں سیکنڈ سیکرٹری کی حیثیت سے تقرری

۱۹۸۶ء ہندوستان میں ظہور نذر ایوارڈ برائے اردو نظم سے نوازا گیا

۱۹۸۷ء طلاق

۱۹۸۷ء ادبی وفد کے ہمراہ چین کا دورہ

۱۹۸۸ء اسسٹنٹ کلکٹر کی حیثیت سے ایکسائز اینڈ سیلز ٹیکس، راولپنڈی میں تقرری

۱۹۸۸ء اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ایڈمن) راولپنڈی Collectorate تعینات

۱۹۸۹ء شاعری کے لئے فیض احمد فیض بین الاقوامی ایوراڈ، عالمی اردو کانفرنس، نئی دہلی، انڈیا کی طرف سے عطا کیا گیا

۱۹۹۰ء چوتھے مجموعے ''انکار'' کی اسلام آباد میں تقریبِ رونمائی

۱۹۹۰ء امریکہ کی ریاست کنکٹیکٹ میں یونیورسٹی آف ہارٹ فورٹ کی جانب سے Fullbright اسکالر اِن ریذیڈنٹس ٹیچنگ اسکالرشپ ملا

۱۹۹۱ء شاعری کے شعبے میں صدارتی تمغۂ حسنِ کارکردگی سے نوازا گیا

۱۹۹۱ء حکومت کے جان ایف کینیڈی اسکول، ہارورڈ یونیورسٹی، کیمبرج، میساچوسٹس، امریکہ سے ایم پی اے کی ڈگری حاصل کی

۱۹۹۲ء ڈائریکٹر کسٹمز انٹیلی جنس، اسلام آباد

۱۹۹۲ء یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز، لاہور سے مینجمنٹ انفارمیشن سسٹمز کا چھ ہفتے کا کورس

۱۹۹۳ء کسٹمز اینڈ سینٹرل ایکسائز، اسلام آباد میں ڈپٹی ڈائریکٹر انسپکشنز اینڈ ٹریننگ کی حیثیت سے تقرری

۱۹۹۴ء چار کتابوں کا مجموعہ 'ماہِ تمام' کے عنوان سے طبع کیا گیا

۱۹۹۴ء ''گوشۂ چشم'' کے عنوان سے روزنامہ 'جنگ' کے لئے ہفتہ وار کالم تحریر کیے

۱۹۹۴ء انتقال۔ ۲۶ردسمبر بروز پیر

utabkhanapk.blo

سرِشاخِ گُل

(نذرِ احمد ندیم قاسمی)

وہ سایہ دار شجر
جو مجھ سے دُور، بہت دُور ہے، مگر اُس کی
لطیف چھاؤں
سجل، نرم چاندنی کی طرح
مرے وجود، مری شخصیت پہ چھائی ہے !
وہ ماں کی بانہوں کی مانند مہرباں شاخیں
جو ہر عذاب میں مُجھ کو سمیٹ لیتی ہیں
وہ ایک مشفقِ دیرینہ کی دُعا کی طرح
شریر جھونکوں سے پتوں کی نرم سرگوشی
کلام کرنے کا لہجہ مُجھے سکھاتی ہے
وہ دوستوں کی حسیں مُسکراہٹوں کی طرح
شفق عذار، دھنک پیرہن شگوفے، جو
مُجھے زمیں سے محبت کا درس دیتے ہیں !
اُداسیوں کی کسی جاں گداز ساعت میں
میں اُس کی شاخ پہ سر رکھ کے جب بھی روئی ہوں
تو میری پلکوں نے محسوس کر لیا فوراً
بہت ہی نرم سی اِک پنکھڑی کا شیریں لمس !
(نمی تھی آنکھ میں لیکن مَیں مُسکرائی ہوں !)
کڑی دھوپ ہے
تو پھر برگ برگ ہے شبنم
تپاں ہوں لہجے
تو پھر پھُول پھُول ہے ریشم
ہرے ہوں زخم
تو سب کونپلوں کا رَس مرہم !
وہ ایک خوشبو
جو میرے وجود کے اندر
صداقتوں کی طرح زینہ زینہ اُتری ہے
کرن کرن مری سوچوں میں جگمگاتی ہے
مُجھے قبول، کہ وجداں نہیں یہ چاند مرا یہ روشنی !
مجھے ادراک دے رہی ہے مگر !
وہ ایک جھونکا
جو اُس شہرِ گُل سے آیا تھا
اَب اُس کے ساتھ بہت دُور جا چکی ہُوں میں
میں ایک ننھی سی بچی ہوں، اور خموشی سے
بس اُس کی اُنگلیاں تھامے، اور آنکھیں بند کیے
جہاں جہاں لیے جاتا ہے، جا رہی ہوں میں !
وہ سایہ دار شجر
جو دن میں میرے لیے ماں کا نرم آنچل ہے
وہ رات میں، مرے آنگن پہ ٹھہرنے والا
شفیق، نرم زباں، مہرباں بادل ہے
مرے دریچوں میں جب چاندنی نہیں آتی
جو بے چراغ کوئی شب اُترنے لگتی ہے
تو میری آنکھیں کرن کے شجر کو سوچتی ہیں
دبیز پردے نگاہوں سے ہٹنے لگتے ہیں
ہزار چاند، سرِ شاخِ گُل اُبھرتے ہیں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

اُلجھن

رات ابھی تنہائی کی پہلی دہلیز پہ ہے
اور میری جانب اپنے ہاتھ بڑھاتی ہے
سوچ رہی ہوں
ان کو تھاموں
زینہ زینہ سناٹوں کے تہہ
خانوں میں اُتروں
یا اپنے کمرے میں ٹھہروں
چاند مری کھڑکی پر دستک دیتا ہے

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

©Baqa Creatives
All rights reserved

گمان

میں کچی نیند میں ہوں
اور اپنے نیم خوابیدہ تنفس میں اترتی
چاندنی کی چاپ سنتی ہوں
گماں ہے
آج بھی شاید
میرے ماتھے پہ تیرے لب
ستارے ثبت کرتے ہیں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نوید

سماعتوں کی نوید ہو۔۔۔ کہ
ہَوائیں خُوشبو کے گیت لے کر
دریچہ گُل سے آ رہی ہیں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

احتیاط

سوتے میں بھی
چہرے کو آنچل سے چھُپائے رہتی ہوں
ڈر لگتا ہے
پلکوں کی ہلکی سی لرزش
ہونٹوں کی موہوم سی جنبش
گالوں پر وہ رہ رہ کے اُترنے والی دھنک
لہو میں چاند رچاتی اِس ننھی سی
خوشی کا نام نہ لے لے
نیند میں آئی ہُوئی مُسکان
کِسی سے دل کی بات نہ کہہ دے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ایکسٹیسی

سبز مدّھم روشنی میں سُرخ آنچل کی دھنک
سرد کمرے میں مچلتی گرم سانسوں کی مہک
بازوؤں کے سخت حلقے میں کوئی نازک بدن
سلوٹیں ملبوس پر، آنچل بھی کُچھ ڈھلکا ہُوا
گرمیٔ رخسار سے دہکی ہُوئی ٹھنڈی ہوا
نرم زُلفوں سے مُلائم اُنگلیوں کی چھیڑ چھاڑ
سُرخ ہونٹوں پر شرارت کے کسی لمحے کا عکس
ریشمیں باہوں میں چُوڑی کی کبھی مدّھم کھنک
شرمگیں لہجوں میں دھیرے سے کبھی چاہت کی بات
دو دلوں کی دھڑکنوں میں گونجتی اِک صدا
کانپتے ہونٹوں پہ تھی اللہ سے صرف اِک دُعا
کاش یہ لمحے ٹھہر جائیں، ذرا

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پرزم

پانی کے اِک قطرے میں

جب سُورج اُترے

رنگوں کی تصویر بنے

دھنک کی ساتوں قوسیں

اپنی باہیں یُوں پھیلائیں

قطرے کے ننھے سے بدن میں

رنگوں کی دُنیا کھِنچ آئے !

میرا بھی اِک سورج ہے

جو میرا تَن چھُو کر مُجھ میں

قوسِ قزح کے پھُول اُگائے

ذرا بھی اُس نے زاویہ بدلا

اور مَیں ہو گئی

پانی کا اِک سادہ قطرہ

بے منظر، بے رنگ

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

گئے جنم کی صدا

وہ ایک لڑکی
کہ جس سے شاید میں ایک پل بھی نہیں ملی ہوں
میں اُس کے چہرے کو جانتی ہوں
کہ اُس کا چہرہ
تُمھاری نظموں، تُمھارے گیتوں کی چلمنوں سے
اُبھر رہا ہے
یقین جانو
مُجھے یہ چہرہ تُمھارے اپنے وُجود سے بھی عزیز تر ہے
کہ اُس کی آنکھوں میں
چاہتوں کے وہی سمندر چھُپے ہیں
جو میری اپنی آنکھوں میں موجزن ہیں
وہ تم کو اِک دیوتا بنا کر، مِری طرح پُوجتی رہی ہے
اُس ایک لڑکی کا جسم
خُود میرا ہی بدن ہے
وہ ایک لڑکی ____
جو میرے اپنے گئے جنم کی مَدھُر صدا ہے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پہلے پہل

شکن چُپ ہے

بدن خاموش ہے

گالوں پہ ویسی تمتماہٹ بھی نہیں، لیکن،

میں گھر سے کیسے نکلوں گی،

ہَوا، چنچل سہیلی کی طرح باہر کھڑی ہے

دیکھتے ہی مُسکرائے گی !

مجھے چھُو کر تری ہر بات پالے گی

تجھے مجھ سے چُرا لے گی

زمانے بھر سے کہہ دے گی، میں تجھ سے مِل کے

آئی ہوں !

ہَوا کی شوخیاں یہ

اور میرا اچپنا ایسا

کہ اپنے آپ سے بھی میں

تری خوشبو چھُپاتی پھر رہی ہوں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کنگن بیلے کا

اُس نے میرے ہاتھ میں باندھا
اُجلا کنگن بیلے کا
پہلے پیار سے تھامی کلائی
بعد اُس کے ہولے ہولے پہنایا
گہنا پھُولوں کا
پھر جھُک کر ہاتھ کو چُوم لیا !
پھُول تو آخر پھُول ہی تھے
مُرجھا ہی گئے
لیکن میری راتیں ان کی خوشبو سے اب تک روشن ہیں
بانہوں پر وہ لمس ابھی تک تازہ ہے
(اک صنوبر پر اِک چاند دمکتا ہے)
پھُول کا کنگن
پیار کا بندھن
اَب تک میری یاد کے ہاتھ سے لپٹا ہُوا ہے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دھیان

ہرے لان سُرخ پھُولوں کی چھاؤں میں بیٹھی ہوئی
میں تجھے سوچتی ہوں
مری اُنگلیاں
سبز پتوں کی چھُوتی ہوئی
تیرے ہمراہ گزرے ہوئے موسموں کی مہک چُن رہی ہیں
وہ دلکش مہک
جو مرے ہونٹ پر آ کے ہلکی گلابی ہنسی بن گئی ہے !
دُور اپنے خیالوں میں گُم
شاخ در شاخ
اِک تیتری، خوشنما پَر سمیٹے ہُوئے، اُڑ رہی ہے
مُجھے ایسا محسوس ہونے لگا ہے
جیسے مجھ کو بھی پَر مل گئے ہوں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نن

وہ میری ہم سبق

زمین پر جو ایک آسمانی رُوح کی طرح سفر میں ہے

سفید پیرہن، گلے میں نقرئی صلیب

ہونٹ ___ مستقل دُعا !

میں اُس کو ایسے دیکھتی تھی جیسے ذرہ آفتاب کی

طرف نظر اُٹھائے! پر ___ یہ کل کا ذکر ہے

کہ جب میں اپنے بازوؤں پہ سر رکھے

ترے لیے بہت اُداس تھی

تو وہ مرے قریب آئی

اور مجھ سے کیٹس کے لکھے ہُوئے کسی خیال تک

رسائی چاہنے لگی

سو مَیں نے اُس کو شاعرِ جمال کی شریک

خواب، فینی، کا پتہ دیا

مگر وہ میری بات سُن کے سادگی سے بولی:

'پیار کس کو کہتے ہیں؟'

میں لمحہ بھر کو گُنگ رہ گئی !

دماغ سوچنے لگا

یہ کتنی بدنصیب ہے

جو چاہتوں کی لذتوں سے بے خبر ہے

میں نے اُس کی سمت پھر نگاہ کی

اور اُس سمے

مُجھے مری محبتیں تمام تر دُکھوں کے ساتھ یاد آگئیں

محبتوں کے دُکھ ___ عظیم دُکھ !

مُجھے لگا

کہ جیسے ذرہ ___ آفتاب کے مقابلے میں بڑھ گیا

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جب آنکھ میں شام اُترے

جب آنکھ میں شام اُترے
پلکوں پہ شفق پھُولے
کاجل کی طرح، میری
آنکھوں کو دھنک چھُولے
اُس وقت کوئی اس کو
آنکھوں سے مری دیکھے
پلکوں سے مری چُومے !
ترے لیے بہت اُداس تھی
تو وہ مرے قریب آئی
اور مجھ سے کیٹس کے لکھے ہُوئے کسی خیال تک
رسائی چاہنے لگی
سو مَیں نے اُس کو شاعرِ جمال کی شریک
خواب، فینی، کا پتہ دیا
مگر وہ میری بات سُن کے سادگی سے بولی:
'پیار کس کو کہتے ہیں ؟'
میں لمحہ بھر کو گُنگ رہ گئی !
دماغ سوچنے لگا
یہ کتنی بدنصیب ہے
جو چاہتوں کی لذتوں سے بے خبر ہے
میں نے اُس کی سمت پھر نگاہ کی
اور اُس سمے
مُجھے مری محبتیں تمام تر دُکھوں کے ساتھ یاد آگئیں
محبتوں کے دُکھ ___ عظیم دُکھ !
مُجھے لگا
کہ جیسے ذرہ ___ آفتاب کے مقابلے میں بڑھ گیا

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اندیشہ ہائے دُور دراز

اُداس شام دریچوں میں مُسکراتی ہے
ہَوا بھی،دھیمے سُروں میں ،کوئی اُداس گیت
مرے قریب سے گُزرے تو گنگناتی ہے
مری طرح سے شفق بھی کسی کی سوچ میں ہے
میں اپنے کمرے میں کھڑکی کے پاس بیٹھی ہوں
مری نگاہ دھندلکوں میں اُلجھی جاتی ہے
نہ رنگ ہے،نہ کرن ہے،نہ روشنی، نہ چراغ
نہ تیرا ذکر، نہ تیرا پتہ، نہ تیرا سُراغ
ہَوا سے ،خشک کتابوں کے اُڑ رہے ہیں ورق
مگر میں بھُول چکی ہُوں تمام ان کے سبق
اُبھر رہا ہے تخیّل میں بس ترا چہرہ
میں اپنی پلکیں جھپکتی ہوں اُس کو دیکھتی ہوں
میں اس کو دیکھتی ہوں اور ڈر کے سوچتی ہوں
کہ کل یہ چہرہ کسی اور ہاتھ میں پہنچے
تو میرے ہاتھوں کی لکھی ہُوئی کوئی تحریر
جو اِن خطوط میں روشن ہے آگ کی مانند
نہ ان ذہین نگاہوں کی زد میں آ جائے !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پیش کش

اتنے اچھے موسم میں

رُوٹھنا نہیں اچھا

ہار جیت کی باتیں

کل پہ ہم اُٹھا رکھیں

آج دوستی کر لیں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بس اِتنا یاد ہے

دُعا تو جانے کون سی تھی
ذہن میں نہیں
بس اِتنا یاد ہے
کہ دو ہتھیلیاں ملی ہُوئی تھیں
جن میں ایک میری تھی
اور اِک تمھاری

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اِتنا معلوم ہے

اپنے بستر پہ بہت دیر سے میں نیم دراز
سوچتی تھی کہ وہ اس وقت کہاں پر ہو گا
میں یہاں ہوں مگر اُس کوچہ رنگ و بُو میں
روز کی طرح سے وہ آج بھی آیا ہو گا
اور جب اُس نے وہاں مُجھ کو نہ پایا ہو گا!؟
آپ کو عِلم ہے، وہ آج نہیں آئی ہیں ؟
میری ہر دوست سے اُس نے یہی پُوچھا ہو گا
کیوں نہیں آئی وہ کیا بات ہُوئی ہے آخر
خُود سے اِس بات پہ سو بار وہ اُلجھا ہو گا
کل وہ آئے گی تو میں اُس سے نہیں بولوں گا
آپ ہی آپ کئی بار وہ رُوٹھا ہو گا
وہ نہیں ہے تو بلندی کا سفر کتنا کٹھن
سیڑھیاں چڑھتے ہُوئے اُس نے یہ سوچا ہو گا
راہداری میں، ہرے لان میں پھُولوں کے قریب
اُس نے ہر سمت مُجھے آن کے ڈھونڈا ہو گا
نام بھُولے سے جو میرا کہیں آیا ہو گا
غیر محسوس طریقے سے وہ چونکا ہو گا
ایک جملے کو کئی بار سُنایا ہو گا
بات کرتے ہُوئے سو بار وہ بھُولا ہو گا
یہ جو لڑکی نئی آئی ہے، کہیں وہ تو نہیں
اُس نے ہر چہرہ یہی سوچ کے دیکھا ہو گا
جانِ محفل ہے، مگر آج، فقط میرے بغیر
ہائے کس درجہ وہی بزم میں تنہا ہو گا
کبھی سناٹوں سے وحشت جو ہُوئی ہو گی اُسے
اُس نے بے ساختہ پھر مُجھ کو پُکارا ہو گا
چلتے چلتے کوئی مانوس سی آہٹ پاکر
دوستوں کو بھی کسی عُذر سے روکا ہو گا
یاد کر کے مجھے، نَم ہو گئی ہوں گی پلکیں
آنکھ میں پڑ گیا کچھ" کہہ کے یہ ٹالا ہو گا"
اور گھبرا کے کتابوں میں جو لی ہو گئی پناہ
ہر سطر میں مرا چہرہ اُبھر آیا ہو گا
جب ملی ہوئی اسے میری علالت کی خبر
اُس نے آہستہ سے دیوار کو تھاما ہو گا
سوچ کہ یہ، کہ بہل جائے پریشانیِ دل
یوُنہی بے وجہ کسی شخص کو روکا ہو گا !
اتفاقاً مجھے اُس شام مری دوست ملی
مَیں نے پُوچھا کہ سنو۔ آئے تھے وہ۔ کیسے تھے؟
مُجھ کو پُوچھا تھا؟ مُجھے ڈھونڈا تھا چاروں جانب؟
اُس نے اِک لمحے کو دیکھا مجھے اور پھر ہنسی دی
اس ہنسی میں تو وہ تلخی تھی کہ اس سے آگے
کیا کہا اُس نے -- مُجھے یاد نہیں ہے لیکن
اِتنا معلوم ہے ،خوابوں کا بھرم ٹُوٹ گیا

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جیون ساتھی سے

دھوپ میں بارش ہوتے دیکھ کے

حیرت کرنے والے

شائد تو نے میری ہنسی کو

چھو کر

کبھی نہیں * دیکھا !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

خلش

عجیب طرز ملاقات اب کے بار رہی
تمھی تھے بدلے ہوئے یا مری نگاہیں تھیں !
تُمھاری نظروں سے لگتا تھا جیسے میری بجائے
تُمھارے گھر میں کوئی اور شخص آیا ہے
تُمھارے عہدے کی دینے تمھیں مُبارکباد
سو تم نے میرا سواگت اُسی طرح سے کیا
جو افسرانِ حکومت کے ایٹی کیٹ میں ہے !
تکلفاً مرے نزدیک آ کے بیٹھ گئے
پھر اہتمام سے موسم کا ذکر چھیڑ دیا
کُچھ اس کے بعد سیاست کی بات بھی نکلی
اَدب پہ بھی کوئی دوچار تبصرے فرمائے
مگر نہ تم نے ہمیشہ کی طرح یہ پُوچھا
کہ وقت کیسا گُزرتا ہے تیرا، جانِ حیات
پہاڑ دن کی اذیت میں کِتنی شدت ہے !
!اُجاڑ رات کی تنہائی کیا قیامت ہے
شبوں کی سُست روی کا تجھے بھی شکوہ ہے؟
غمِ فراق کے قصے ،نشاطِ وصل کا ذکر
روایتاً ہی سہی، کوئی بات تو کرتے !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

آنے والی کل کا دُکھ

مِری نظر میں اُبھر رہا ہے
وہ ایک لمحہ
کہ جب کسی کی حسین زُلفوں کی نرم چھاؤں میں
آنکھ مُوندے
گئے دنوں کا خیال کر کے
تم ایک لمحے کو کھو سے جاؤ گے اور شاید
نہ چاہ کر بھی اُداس ہو گے
تو کوئی شیریں نوا یہ پُوچھے گی
میری جاں! تم کو کیا ہُوا ہے؟"
یہ کس تصور میں کھو گئے ہو؟
تمھارے ہونٹوں پہ صبح کی اوّلیں کرن کی طرح سے
اُبھرے گی مُسکراہٹ
تم اُس کے رُخسار تھپتھپا کے
کہو گے اُس سے
میں ایک لڑکی کو سوچتا تھا
عجیب لڑکی تھی۔۔۔ کِتنی پاگل!
تُمھاری ساتھی کی خُوب صورت جبیں پہ کوئی شکن
بنے گی
تو تم بڑے پیار سے ہنسو گے
کہو گے اُس سے
ارے وہ لڑکی"
وہ میرے جذبات کی حماقت
وہ اس قدر بے وقوف لڑکی
مرے لیے کب کی مر چکی ہے!
پھر اپنی ساتھی کی نرم زُلفوں میں اُنگلیاں پھیرتے
ہوئے تم
کہو گے اُس سے
چلو، نئے آنے والی کل میں
ہم اپنے ماضی کو دفن کریں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دعا

چاندنی،

اُس دریچے کو چھُو کر

مرے نیم روشن جھروکے میں آئے، نہ آئے

مگر

میری پلکوں کی تقدیر سے نیند چُنتی رہے

اور اُس آنکھ کے خواب بُنتی رہے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شرط

ترا کہنا ہے
مجھ کو خالق کون و مکاں نے
کتنی ڈھیروں نعمتیں دی ہیں
مری آنکھوں میں گہری شام کا دامن کشاں جادو
مری باتوں میں اُجلے موسموں کی گُل فشاں خوشبو
مرے لہجے کی نرمی موجۂ گل نے تراشی ہے
مرے الفاظ پر قوسِ قزح کی رنگ پاشی ہے
مرے ہونٹوں میں ڈیزی کے گلابی پھُولوں کی رنگت
مرے رُخسار پر گلنار شاموں کی جواں حدّت
مرے ہاتھوں میں پنکھڑیوں کی شبنم لمس نرمی ہے
مرے بالوں میں برساتوں کی راتیں اپنا رستہ بھُول
جاتی ہیں
میں جب دھیمے سُروں میں گیت گاتی ہوں
تو ساحل کی ہوائیں
اَدھ کھلے ہونٹوں میں، پیاسے گیت لے کر
سایہ گُل میں سمٹ کر بیٹھ جاتی ہیں
مرا فن سوچ کو تصویر دیتا ہے
میں حرفوں کو نیا چہرہ
تو چہروں کو حروفِ نوکارشتہ نذر کرتی ہوں
"زباں تخلیق کرتی ہوں۔
ترا کہنا مجھے تسلیم ہے
میں مانتی ہوں
اُس نے میری ذات کو بے حد نوازا ہے
خدائے برگ و گل کے سامنے
میں بھی دُعا میں ہوں، سراپا شکر ہوں
اُس نے مجھے اِتنا بہت کُچھ دے دیا، لیکن
تجھے دے دے تو میں جانوں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تشکر

دشتِ غُربت میں جس پیڑ نے

میرے تنہا مُسافر کی خاطر

گھنی چھاؤں پھیلائی ہے

اُس کی شادابیوں کے لیے

میری سب اُنگلیاں

ہَوا میں دُعا لکھ رہی ہیں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مری دعا ترے رخشِ صبا خرام کے نام

مری دُعا ترے رخشِ صبا خرام کے نام !
کہ میں نے اپنی محبت سپرد کی ہے تجھے
سو دیکھ!میری امانت سنبھال کے رکھنا
اسے بہار کی نرماہٹوں نے پالا ہے
سو اس کو گرم ہوا سے بہت بچا رکھنا
یہ گُل عذار نہیں آشنائے سختی گل
یہ ساتھ ہو تو بہت احتیاط سے چلنا
مزاج اس کا ہَواؤں کی طرح سرکش ہے
سو اس کی جنبشِ ابرو کو دیکھتے رہنا
نہیں ، یہ سُننے کا عادی نہیں رہا ہے کبھی
سو اس کی بات ، وہ کیسی ہو، مانتے رہنا
اطاعت اس کی بہر گام اَب ہے تیرا کام !
ہَوا کے ساتھ اُسے یہ پیام بھی پہنچے
کہ خوش نصیب ہے تو اس کا ہمسفر ٹھہرا
میں تیرہ بخت تھی، اس سے بچھڑ گئی کب کی
بھٹک رہی ہوں گھنے جنگل میں اب تنہا
تو اس کے لمس سے ہر روز زندگی پائے
میں اُس کے ہجر میں ہر رات لمسِ مرگ چکھوں
ترے گلے میں وہ ہر روز باہیں ڈالتا ہے
مرے بدن کو وہ حلقہ مگر نصیب نہیں
وہ تیرے جسم سے کتنا قریب ہوتا ہے
مگر میں اُس کے بدن کی مہک کہاں ڈھونڈوں
کہ اُس کے شہر کی پاگل ہوائیں ___ میرے گھر
نجانے کون سی گلیوں سے ہوکے آتی ہے
کہ وہ مہک کہیں رستے میں چھوٹ جاتی ہے
اُسی کی یاد میں ہوتی ہے اب تو صبح و شام
ہَوا کے ہاتھ اُسے یہ پیام بھی پہنچے
کہ تیری عُمر خُدائے ازل دراز کرے
جو خواب بھی تری آنکھوں میں ہو،وہ پورا ہو
کہ تیرے ساتھ نے اُس کو بہت خوشی دی ہے
وہ اپنے سارے رفیقوں میں سربلند ہُوا !
شکستہ دل تھا مگر آج ارجمند ہُوا
غریبِ شہر کو جینے کا آسرا تو دیا
بہت اُداس تھا، تُو نے اُسے ہنسا تو دیا
(میں کس زباں میں ،بتا، تجھ کو شکریہ لکھوں)
دُعا یہ ہے کہ تجھے ہر خوشی میسر ہو !
اِسی طرح سے کبھی تو بھی سر اُٹھا کے چلے
کبھی تجھے بھی کوئی بھیجے تہنیت کا پیام !
ہَوا کے ساتھ اُسے یہ پیام بھی پہنچے
کہ اپنے آقا کے ہمراہ سیر کو نکلے
تواسپِ تازی،کسی دِن زقند ایسی بھرے
کہ اُڑ کے میرے نگر،میرے شہر آ پہنچے
تمام عُمر دعائیں رہیں گی اُس کے نام !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اس کے مسیحا کے لیے ایک نظم

اجنبی

کبھی زندگی میں اگر اکیلا ہو
اور درد حد سے گزر جائے
آنکھیں تری
بات بے بات رو پڑیں
تب کوئی اجنبی
تیری تنہائی کے چاند کا نرم ہالہ بنے
تیری قامت کا سایہ بنے
تیرے زخموں کا سایہ بنے
تیری پلکوں سے شبنم چُنے
تیرے دُکھ کا مسیحا بنے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

خُوشبو کی زباں

زباں غیر میں لِکھا ہے تُو نے خط مُجھ کو
بہت عجیب عبارت ، بڑی ادق تحریر
یہ سارے حرف مری حدِ فہم سے باہر
میں ایک لفظ بھی محسوس کر نہیں سکتی
میں ہفت خواں تو کبھی بھی نہ تھی۔ مگر اس وقت
یہ صورت و رنگ، یہ آہنگ اجنبی ہی سہی
مجھے یہ لگتا ہے جیسے میں جانتی ہوں انھیں
(ازل سے میری سماعت ہے آشنا اِن سے !)
کہ تیری سوچ کی قربت نصیب ہے اِن کو
یہ وہ زباں ہے جسے تیرا لمس حاصل ہے
ترے قلم نے بڑے پیار سے لکھا ہے انھیں
رچی ہُوئی ہے ہر اک لفظ میں تری خوشبو
تری وفا کی مہک، تیرے پیار کی خوشبو
زبان کوئی بھی ہو خوشبو کی ۔وہ بھلی ہو گی

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ویسٹ لینڈ

(ایسٹ کی مشہور نظم Waste Land سے متاثر ہو کر)

ترے بغیر سرد موسموں کے خوشگوار دن اُداس ہیں
فضا میں دُکھ رچا ہُوا ہے
ہَوا کوئی اُداس گیت گنگنا رہی ہے
پھُول کے لبوں پہ پیاس ہے
ایسا لگتا ہے
ہَوا کی آنکھیں روتے روتے خشک ہو گئی ہوں
صبا کے دونوں ہاتھ خالی ہیں
کہ شہر میں ترا کہیں پتہ نہیں
سانس لینا کس قدر محال ہے
اُداسیاں ___ اُداسیاں
تمام سبز سایہ دار پیڑوں نے
ترے بغیر وحشتوں میں اپنے پیرہن کو تار تار کر دیا
ہے
اب کسی شجر کے جسم پر قبا نہیں
سُوکھے زرد پتے
کُو بہ کُو تری تلاش میں بھٹک رہے ہیں
اُداسیاں ___ اُداسیاں
مرے دریچوں میں گلابی دھُوپ روز جھانکتی ہے
مگر اب اس کی آنکھوں
وہ جگمگاہٹیں نہیں
جو تیرے وقت میں زمین کے صبیح ماتھے پر
سُورجوں کی کہکشاں سجانے آتی تھیں
زمین بھی مری طرح ہے
ترے بغیر اس کی کوکھ سے اب بھی
کوئی گُلاب اُگ نہ پائے گا
زمین بانجھ ہو گئی ہے
اور مری رُوح کی بہار آفریں کوکھ بھی
میری سوچ کے صدف میں
فن کے سچے موتی کس طرح جنم لیا کریں
کہ میں سراپا تشنگی ہوں
اور دُور دُور تک ___ وصالِ اَبر کی خبر نہیں
میرے اور تیرے درمیان
پانچ پانیوں کے دیس میں
(کچے گھڑے بھی تو میری دسترس سے دُور ہیں)
میں شعر کس طرح کہوں
میری سوچ کے بدن کو، تُو، نمو تو دے
میں ترے بغیر "ویسٹ لینڈ" ہوں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

موسم کی دُعا

پھر ڈسنے لگی ہیں سانپ راتیں
برساتی ہیں آگ پھر ہوائیں
پھیلا دے کسی شکستہ تن پر
بادل کی طرح سے اپنی باہیں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

امر

ہم میں بھی نہیں وہ روشنی اب
اور تم بھی تمام جل بُجھے ہو
دونوں سے بچھڑ گئی ہیں کرنیں
ویران ہیں شہرِ دل کی راتیں
اب خواب ہیں چاندنی کی باتیں
جنگل میں ٹھہر گئی ہیں شامیں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

صرف ایک لڑکی

اپنے سرد کمرے میں
میں اُداس بیٹھی ہوں
نیم وا دریچوں سے
کاش میرے پَر ہوتے
نَم ہوائیں آتی ہیں
تیرے پاس اُڑ آتی
میرے جسم کو چھُو کر
کاش میں ہَوا ہوتی
آگ سی لگاتی ہیں
تجھ کو چھُو کے لوٹ آتی
تیرا نام لے لے کر
میں نہیں مگر کُچھ بھی
مُجھ کو گدگداتی ہیں
سنگ دِل رواجوں کے
آہنی حصاروں میں
عمر قید کی ملزم
صرف ایک لڑکی ہوں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تیری ہم رقص کے نام

رقص کرتے ہوئے

جس کے شانوں پہ تُو نے ابھی سر

رکھا ہے

کبھی میں بھی اُس کی پناہوں میں

تھی

فرق یہ ہے کہ میں

رات سے قبل تنہا ہُوئی

اور تُو صبح تک

اس فریبِ تحفظ میں کھوئی رہے گی

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مقدر

میں وہ لڑکی ہوں

جس کو پہلی رات

کوئی گھونگھٹ اُٹھا کے یہ کہہ دے۔

میرا سب کچھ ترا ہے، دِل کے سوا

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

توقع

جب ہوا

دھیمے لہجوں میں کُچھ گنگناتی ہُوئی

خواب آسا، سماعت کو چھُو جائے، تو

کیا تمھیں کوئی گُزری ہُوئی بات یاد آئے گی؟

ٹوٹی ہے میری نیند مگر تم کو اس سے کیا !

بجتے رہیں ہواؤں سے در، تم کو اس سے کیا !

تم موج موج مثلِ صبا گھومتے رہو

کٹ جائیں میری سوچ کے پر، تُم کو اس سے کیا

اوروں کا ہاتھ تھامو، انھیں راستہ دکھاؤ

میں بھُول جاؤں اپنا ہی گھر، تم کو اس سے کیا

ابرِ گریز پا کو برسنے سے کیا غرض

سیپی میں بن نہ پائے گُہر، تم کو اس سے کیا !

لے جائیں مجھ کو مالِ غنیمت کے ساتھ عدو

تم نے تو ڈال دی ہے سپر، تم کو اس سے کیا !

تم نے تو تھک کے دشت میں خیمے لگا لیے

تنہا کٹے کسی کا سفر، تم کو اس سے کیا !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

چاندرات

گئے برس کی عید کا دن کیا اچھا تھا
چاند کو دیکھ کے اُس کا چہرہ دیکھا تھا !
فضا میں کیٹس کے لہجے کی نرماہٹ تھی
موسم اپنے رنگ میں فیض کا مصرعہ تھا
دُعا کے بے آواز، الوہی لمحوں میں
وہ لمحہ بھی کتنا دلکش تھا
ہاتھ اُٹھا کر جب آنکھوں ہی آنکھوں میں
اُس نے مُجھ کو اپنے رب سے مانگا تھا
پھر میرے چہرے کو ہاتھوں میں لے کر
کتنے پیار سے میرا ما تھا چُوما تھا
ہَوا! کچھ آج کی شب کا بھی احوال سُنا
کیا وہ اپنی چھت پر آج اکیلا تھا؟
یا کوئی میرے جیسی ساتھ تھی،اور اُس نے
چاند کو دیکھ کر اُس کا چہرہ دیکھا تھا !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

چاند

ایک سے مُسافر ہیں

ایک سا مقدر ہے

میں زمین پر تنہا !

اور وہ آسمانوں میں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

فاصلے

چند خط روز لِکھا کرتے تھے
دُوسرے تیسرے، تم فون بھی کر لیتے تھے
اور اب یہ، کہ تمھاری خبریں
صرف اخبار سے مل پاتی ہیں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وہی نرم لہجہ

وہی نرم لہجہ
جو اتنا ملائم ہے، جیسے
دھنک گیت بن کر سماعت کو چھُونے لگی ہو
شفق نرم کومل سُروں میں کوئی پیار کی بات کہنے چلی ہو
کِس قدر! ___ رنگ و آہنگ کا کِس قدر خُوب
صورت سفر !
وہی نرم لہجہ
کبھی اپنے مخصوص انداز میں مُجھ سے باتیں کرے گا
تو ایسا لگے
جیسے ریشم کے جھُولے پہ کوئی مدھر گیت ہلکورے
لینے لگا ہو !
وہی نرم لہجہ
کسی شوخ لمحے میں اُس کی ہنسی بن کے بکھرے
تو ایسا لگے
جیسے قوسِ قزح نے کہیں پاس ہی اپنی پازیب
چھنکائی ہو،
ہنسی کی وہ رِم جھم !
کہ جیسے بنفشی چمک دار بوندوں کے گھنگرو چھنکنے
ہوں ! لگے
کہ پھر
اس کی آواز کا لمس پا کے
ہواؤں کے ہاتھوں میں اَن دیکھے کنگن کھنکنے لگے
ہوں !
وہی نرم لہجہ !
مُجھے چھیڑنے پر جب آئے تو ایسا لگے
جیسے ساون کی چنچل ہوا
سبز پتوں کے جھانجھن پہن
سُرخ پھُولوں کی پائل بجاتی ہُوئی
میرے رُخسار کو
گاہے گاہے شرارت سے چھُونے لگے
میں جو دیکھوں پلٹ کے، تو وہ
بھاگ جائے ___ مگر
دُور پیڑوں میں چھُپ کر ہنسے
اور پھر __ ننھے بچوں کی مانند خوش ہو کے تالی
لگے !بجانے
وہی نرم لہجہ !
کہ جس نے مرے زخمِ جاں پر ہمیشہ شگفتہ گلابوں
کی شبنم رکھی ہے
بہاروں کے پہلے پرندے کی مانند ہے
جو سدا آنے والے نئے سُکھ کے موسم کا قاصد بنا ہے
اُسی نرم لہجے نے پھر مُجھ کو آواز دی ہے !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ڈیوٹی

'جان'

مجھے افسوس ہے

تم سے ملنے، شاید اس ہفتے بھی نہ آسکوں گا

بڑی اہم مجبوری ہے

جان

تمھاری مجبوری کو

اب تو میں بھی سمجھنے لگی ہوں

شاید اس ہفتے بھی

تمھارے چیف کی بیوی تنہا ہو گی

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ایک نظم

اس نے اپنی ساری قیمتی چیزیں
اٹھا کر سنبھال لیں
سوائے میرے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وہ آنکھیں کیسی آنکھیں ہیں؟

وہ آنکھیں کیسی آنکھیں ہیں
جنھیں اب تم چاہا کرتے ہو !
تم کہتے تھے
مری آنکھیں، اِتنی اچھی، اِتنی سچی ہیں
اس حُسن اور سچائی کے سوا، دُنیا میں کوئی چیز نہیں
کیا اُن آنکھوں کو دیکھ کے بھی
تم فیض کا مصرعہ پڑھتے ہو؟
تم کہتے تھے
مری آنکھوں کی نیلاہٹ اتنی گہری ہے
مری روح اگر اِک بار اُتر جائے تو اس کی پور پور نیلم ہو جائے
مجھے اتنا بتاؤ
آج تمھاری رُوح کا رنگ پیراہن کیا ہے
کیا وہ آنکھیں بھی سمندر ہیں؟
یہ کالی بھوری آنکھیں
جن کو دیکھ کے تم کہتے تھے
یوں لگتا ہے شام نے رات کے ہونٹ پہ اپنے ہونٹ
رکھے ہیں
کیا اُن آنکھوں کے رنگ میں بھی، یوں دونوں
وقت ملا کرتے ہیں؟
کیا سُورج ڈُوبنے کا لمحہ، اُن آنکھوں میں بھی ٹھہر گیا
یا وہاں فقط مہتاب ترشتے رہتے ہیں؟
مری پلکیں
جن کو دیکھ کے تم کہتے تھے
اِن کی چھاؤں تمھارے جسم پہ اپنی شبنم پھیلا دے
تو گُزرتے خواب کے موسم لوٹ آئیں
کیا وہ پلکیں بھی ایسی ہیں
جنھیں دیکھ کے نیند آجاتی ہو؟
تم کہتے تھے
مری آنکھیں یُونہی اچھی ہیں
ہاں کاجل کی دھُندلائی ہُوئی تحریر بھی ہو ___ تو
'بات بہت دلکش ہو گی' !
وہ آنکھیں بھی سنگھار تو کرتی ہوں گی
کیا اُن کا کاجل خُود ہی مِٹ جاتا ہے؟
کبھی یہ بھی ہُوا
کِسی لمحے تم سے رُوٹھ کے وہ آنکھیں رو دیں
اور تم نے اپنے ہاتھ سے اُن کے آنسو خشک کیے
پھر جھک کر اُن کو چُوم لیا
(کیا اُن کو بھی)

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پکنک

سکھیاں میری

کھُلے سمندر بیچ کھڑی ہنستی ہیں

اور میں سب سے دُور، الگ ساحل پر بیٹھی

آتی جاتی لہروں کو گنتی ہوں

یا پھر

گیلی ریت پہ تیرا نام لکھے جاتی ہوں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مشورہ

ننّھی لڑکی

ساحل کے اِتنے نزدیک
ریت سے اپنے گھر نہ بنا
کوئی سرکش موج اِدھر آئی، تو
تیرے گھر کی بنیادیں تک بہہ جائیں گی
اور پھر اُن کی یاد میں تُو
ساری عُمر اُداس رہے گی

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

رَدِّ عمل

گئے موسم کے کسی لمحے میں
تُو نے اِس طرح پُکارا تھا مُجھے
جیسے مدھم کا بہت میٹھا سُر
رُوح کا کوئی سرا چھُو جائے
جیسے شبنم کا اکیلا موتی
عارض برگِ حنا چھُو جائے
جیسے اِک موجِ ہَوا کی صورت
رات کی رانی سے کُچھ رات کہے
جیسے بچپن کی سہیلی میری
شوخ لہجے میں تری بات کہے !
میں نے شرما کر جھکا لیں پلکیں
اِک عجب نشے کے احساس سے میری آنکھیں
خُود بخود بند ہُوئی جاتی تھیں
دیر تک خواب کے عالم میں رہی !
تیری آواز کہ اِک گونج بنی جس کے ساتھ
رُوح اَن دیکھے جزیروں میں سفر کرتی رہی
کبھی سمٹی، کبھی بکھری، کبھی مدہوش ہُوئی
چاند میں، دشت میں، شبنم میں، سمندر میں رہی
نیلمیں، ریشمیں دُنیا میں رہی !
آج لوگوں نے بتایا کہ اُنھوں نے دیکھا
اُسی لہجے اُسی انداز کے ساتھ
تیرے ہونٹوں پہ کسی اور کا نام !
سوچتی ہوں کہ ترے لہجے کی اس نرمی پر
جانے اُس لڑکی نے کیا سوچا ہو !
خواب، مہتاب، گلاب اور شبنم
نیل، آکاش، سحاب اور پُونم
چاندنی، رنگ، کرن نکہتِ گل کا موسم
گیت، خوشبو، لب جُو، تیرے بدن کا ریشم
یا ترے ساتھ ہی، شیز ان سے کافی پی کر
تجھ سے اٹھلا کے کہا ہو، کہ میری جان، چلو لے آئیں
روبی جیولرز کے ہاں سے کوئی تازہ نیلم

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دوست چڑیوں کے لیے کچھ حرف

(۱)

بھولی چڑیا !
میرے کمرے میں، کیا لینے آئی ہے ؟
یہاں تو صرف کتابیں ہیں !
جو تجھ کو تیرے گھر کا نقشہ تو دے سکتی ہیں
لیکن
تِنکے لانے والے ساتھی
اِن کی پہنچ سے باہر ہیں !

(۲)

چڑیا پیاری،
میرے روشندان سے اپنے تنکے لے جا !
ایسا نہ ہو کہ
میرے گھر کی ویرانی کل
تیرے گھر کی آبادی کو کھا جائے !
تجھ پر میری مانگ کا سایہ پڑ جائے !

(۳)

گوریّا !
کیوں روتی ہے ؟
آج تو تیرے گھر میں سُورج ہَوا کا قاصد بنا ہُوا ہے
کرنیں تیرے سب بچوں کی اُنگلی تھامے رقصاں
تھیں
ننھے پہلی بار ہَوا سے گلے ملے تھے
اور ہَوا سے جو اِک بار گلے مل جاتا ہے
وہ گھر کب واپس آتا ہے !

(۴)

سجے سجائے گھر کی تنہا چڑیا !
تیری تارہ سی آنکھوں کی ویرانی
پچھم جا بسنے والے شہزادوں کی ماں کا دُکھ ہے
تجھ کو دیکھ کے اپنی ماں کو دیکھ رہی ہوں
سوچ رہی ہوں
ساری مائیں ایک مقدر کیوں لاتی ہیں؟
گودیں پھُولوں والی !
آنگن پھر بھی خالی !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مفاہمت

زندگی کے لیے
اب تمھارا رویہ، اچانک بہت صلح جُو ہو گیا ہے
سمندر کی سرکش ہواؤں کو
(جُوئے شبستاں کی آہستہ گامی مبارک !)
یہ اچھا شگن ہے
ہوا کے مقابل
اگر پھُول آئے
تو پھر پنکھڑی پنکھڑی
اُجلے بادل کے خوابوں کی صُورت بِکھر جائے گی
سو ایسے میں، جھکنے میں ہی خیر ہے !
بارشِ سنگ میں
خواب کے شیش محل کو کب تک بچائے رکھیں
اِتنے ہاتھوں میں پتھر ہیں
کوئی تو لگ جائے گا
اور پھر
گھُپ اندھیرے میں کب تک نظر کرچیاں ان کی ڈھونڈے
کیا یہ بہتر نہ ہو گا
کہ ایسی قیامت سے پہلے ہی
ان شیش محلوں کو ہم
مصلحت کی چمکتی ہوئی ریت میں دفن کر دیں
اور پھر خواب بُنتی ہُوئی آنکھ سے معذرت کر لیں !
سو تم نے بھی اب
ایک ہاری ہُوئی قوم کے رہنما کی طرح
اپنے ہتھیار دُشمن کے قدموں میں رکھ کر
نئی دوستی کا لرزتا ہُوا ہاتھ اس کی طرف پھر بڑھایا ہے
اور میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے
کہ ہتھیار دینے کی اس رسم میں
کیا کروں
تمھاری چمکدار، متروکہ تلوار کو
بڑھ کے چُوموں
کہ اپنے گلے پر رکھوں؟

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سمندر کی بیٹی

وسعتوں سے سدا اُس کا ناتا رہا تھا
کھُلے آسمانوں
کھُلے پانیوں
اور کھُلے بازوؤں سے ہمیشہ محبت رہی تھی
ہَوا، آگ، پانی کرن اور خوشبو
وہ سارے عناصر جو پھیلیں تو ہر دو جہاں اپنی بانہوں
میں لے لیں
سدا اُس کے ساتھی رہے تھے
وہ جنگل کی اَلھڑ ہوا کی طرح راستوں کے تعین سے
آزاد تھی
وہ تو تخلیقِ فطرت تھی
پر خُوبصورت سے شوکیس میں قید کر دی گئی تھی
قفس رنگ ماحول کے حبس میں سانس روکے ہُوئے تھی
کہ اِک دم جو تازہ ہَوا کی طرح
اِک نویدِ سفر آئی۔ تو
ایک لمحے کو آزاد ہونے کی وحشی تمنا میں۔ وہ
ایک بچے کی صُورت مچلنے لگی
شہر سے دُور
ماں کی محبت کی مانند
بے لوث، بے انتہا مہرباں دوست اُس کے لیے منتظر تھا
نرم موجیں کھُلے بازوؤں اس کی جانب بڑھیں
اور وہ بھی ہوا کی طرح بھاگتی ہی گئی
اور پھر چند لمحوں میں دُنیا نے دیکھا
سمندر کی بیٹی سمندر کی بانہوں میں سمٹی ہُوئی تھی !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

آنچل اور بادبان

ساحل پر اِک تنہا لڑکی
سرد ہَوا کے بازو تھامے
گیلی ریت پر گھُوم رہی ہے
جانے کس کو ڈھونڈ رہی ہے
بِن کاجل، بیکل آنکھوں سے
کھلے سمندر کے سینے پر
فراٹے بھرتی کشتی کے بادبان کے لہرانے کو
کس حیرت سے دیکھ رہی ہے !
کس حسرت سے اپنا آنچل مَسل رہی ہے !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

احساس

گہرے نیلم پانی میں
پھُول بدن لہریں لیتے تھے
ہَوا کے شبنم ہاتھ انھیں چھُو جاتے تو
پور پور میں خنکی تیرنے لگتی تھی
شوخ سی کوئی موج شرارت کرتی تو
نازک جسموں، نازک احساسات کے مالک لوگ
شاخِ گلاب کی صُورت کانپ اُٹھتے تھے !
اُوپر وسط اپریل کا سُورج
انگارے برساتا تھا
ایسی تمازت !
آنکھیں پگھلی جاتی تھی !
لیکن دِل کا پھُول کِھلا تھا
جسم کے اندر رات کی رانی مہک رہی تھی
رُوح محبت کی بارش میں بھیگ رہی تھی
گیلی ریت اگرچہ دھُوپ کی حدت پا کر
جسموں کو جھلسانے لگی تھی
پھر بھی چہروں پہ لکھا تھا
ریت کے ہر ذرے کی چُبھن میں
فصلِ بہار کے پہلے گُلابوں کی ٹھنڈک ہے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

خواب

کھُلے پانیوں میں گھِری لڑکیاں
نرم لہروں کے چھینٹے اُڑاتی ہُوئی
بات بے بات ہنستی ہُوئی
اپنے خوابوں کے شہزادوں کا تذکرہ کر رہی تھیں
جو خاموش تھیں
اُن کی آنکھوں میں بھی مُسکراہٹ کی تحریر تھی
اُن کے ہونٹوں کو بھی اَن کہے خواب کا ذائقہ چُومتا تھا !
آنے والے نئے موسموں کے سبھی پیرہن نیلمیں)
(!ہو چکے تھے
دُور ساحل پہ بیٹھی ہُوئی ایک ننھی سی بچی
ہماری ہنسی اور موجوں کے آہنگ سے بے خبر
ریت سے ایک ننھا گھروندا بنانے میں مصروف تھی
اور میں سوچتی تھی
خدایا! یہ ہم لڑکیاں
کچی عُمروں سے ہی خواب کیوں دیکھنا چاہتی ہیں
(خواب کی حکمرانی میں کتنا تسلسل ہے !)

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جان پہچان

شور مچاتی موجِ آب
ساحل سے ٹکرا کے جب واپس لوٹی تو
پاؤں کے نیچے جمی ہُوئی چمکیلی سنہری ریت
اچانک سرک گئی !
کچھ کچھ گہرے پانی میں
کھڑی ہُوئی لڑکی نے سوچا
یہ لمحہ کتنا جانا پہچانا لگتا ہے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دوست

اس اکیلی چٹان نے

سمندر کے ہمراہ

تنہائی کا زہر اِتنا پیا ہے

کہ اس کا سنہرا بدن نیلا پڑنے لگا ہے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دل کی ہنسی

وہ لڑکی
جس کے چہرے پر سدا اُداسی رہتی تھی
جس کے ہونٹ کبھی اخلاقاً بھی ہنستے تو
یوں لگتا تھا
اِک لمحہ بھی اور ہنسے تو
اُس کی آنکھیں رو دیں گی !

جو، روزانہ،
اپنے وقت پہ کالج آتی
سب سے الگ اپنی دُنیا میں گُم رہتی
اپنے کھوئے ہُوئے لوگوں کی یاد میں کھوئی رہتی
وہ خاموش، اُداس سی لڑکی
میرا کہنا مان کے پکنک پر چل دی
میں نے دیکھا
میری سکھیوں کے ہمراہ
وہ پانی میں بیٹھی ہے
لہروں سے بھی کھیل رہی ہے
جانے کون سی بات ہُوئی ہے
سب کے ساتھ وہ ہنس دی ہے
اور اس لمحے
اُس کے ہونٹوں کے ہمراہ
اُس کی آنکھیں بھی ہنستی ہیں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پسِ جاں

چاند کیا چھپ گیا ہے
گھنے بادلوں کے کنارے
روپہلے ہُوئے جا رہے ہیں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اوتھیلو

اپنے فون پہ اپنا نمبر
بار بار ڈائل کرتی ہوں
سوچ رہی ہوں
کب تک اُس کا ٹیلی فون انگیج رہے گا
دل کُڑھتا ہے
اِتنی اِتنی دیر تلک
وہ کس سے باتیں کرتا ہے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ننھے دوست کے نام ایک نظم

گھنے درختوں کی سبز شاخوں پہ کھلنے والے حسیں !
شگوفے
سُنا ہے
تیرے گلاب چہرے کو برفباری کی رُت نے نرگس
بنادیا ہے
سو ننھی کونپل !اُداس مت ہو
کہ تیرے رُخسار کی شفق کو
کبھی بھی دستِ شبِ زمستاں نہ چھُوئے پائے گا
اِس شفق میں محبتوں کالہُو رواں ہے
عظیم گہری محبتوں کے صدف میں
اَبرِ بہار کی پہلی سانس ہے تو
جوان جسموں کی مشترک دھڑکنوں کا پہلا جمیل
نغمہ
جوان راتوں کی کوکھ سے پھوٹتا ہُوا پہلا چاند ہے تُو
زمین اور آسماں کے سنگم پہ
زندگی کا نیا اُفق تُو
سوائے مرے اَدھ کھِلے شگوفے !
تمام سچی محبتوں کے تمام گیتوں کی طرح تُو بھی اَمر
رہے گا
وہ لمحہ آواز دے رہا ہے
جب ایسی ویران شاخساروں کے بے نمو جسم پر نئی
کونپلیں اُگیں گی
شجر شجر کی برہنگی سبز پوش ہو گی
وہ ساعتیں راستے میں ہیں
جبکہ تیرے کم سِن بدن کی کچّی مہک کو
دستِ بہار کا لمس
وصفِ گویائی دے سکے گا،
یہ زرد رُت جلد بِیت جائے گی
سبز موسم قریب تر ہے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شہرِ چارہ گراں

پس شہرِ چارہ گراں
نرم آبی قباؤں میں ملبوس کُچھ نوجواں
اپنے اپنے فرائض کی تکمیل میں
مثلِ موجِ صبا، پھر رہے ہیں
آنسوؤں کا مداوا
دُکھوں کی مسیحائی
زخمِ ہُنر کی پذیرائی کرتے ہُوئے
پھُول چہرہ، فرشتہ قبا، زندگی رنگ، شبنم زباں
،چاندنی لمس، عیسیٰ نفس چارہ گر مجھ کو بے طرح
اچھے لگے
جی یہ چاہا کہ اُن کے لیے کُچھ لکھوں
اُن کے چہروں کی یہ مہرباں چاندنی
اُن کی آنکھوں کی یہ نرم دل روشنی
ان کے لہجوں کی غم خوار تابندگی
ان کے ہونٹوں کی دلدار پیاری ہنسی
یوں ہی روشن رہے، جگمگاتی رہے
زندگی اُن کے ہمراہ ہنستی رہے
یہ دُعا میرے ہونٹوں پہ لیکن ادھُوری رہی
دفعتاً جانے کس سمت سے
ایک انساں کا زخمی بدن آگیا
خُوں میں ڈوبا ہُوا، کرب آلوّد چہرہ
مرے ذہن پر اس طرح چھا گیا
میری پلکوں کی مانند لہجہ بھی نم ہو گیا
گفتگو کی قبا بھی لہُو رنگ ہونے لگی
مگر جو مسیحا مِرے سامنے تھا
کھڑا مُسکراتا رہا
سلسلہ اُس کی باتوں کا چلتا رہا
اُس کی آنکھوں میں ہلکا سا بھی دُکھ نہ تھا
بلکہ وہ
میری افسردگی دیکھ کر ہنس دیا
بی بی! اس طرح تو روز ہوتا ہے"
کوئی کہاں تک پریشان ہو
کون اوروں کے دُکھ مول لے
روز کی بات ہے
'چھوڑیے بھی اسے۔ آئیں باتیں کریں !'
میری آنکھیں تقدس کے پیکر کو حیرت سے تکنے
لگیں
میں فرشتوں کے پر سے تراشے ہُوئے
نرم آبی لبادے میں ملبوس انسان کو دیکھتی رہ گئی
مجھ کو لوگوں نے سمجھایا۔۔"
دیکھو۔۔ سُنو۔۔
یہ مسیحا ہیں، ان کے لیے موت بھی
'عام سا واقعہ ہے، قیامت نہیں !'
چارہ سازی کی منزل مبارک انھیں
پر یہاں تک یہ جس راہ سے آئے ہیں
اُس میں، ہر موڑ پر
ان کے دِل کے پیروں تلے آئے ہیں
نرم حسّاس دل کے عوض، چارہ سازی خریدی گئی
اور یہ قیمت بہت ہی بڑی ہے۔۔ بہت ہی بڑی
سحاب تھا کہ ستارہ، گریز پا ہی لگا
وہ اپنی ذات کے ہر رنگ میں ہَوا ہی لگا
میں ایسے شخص کی معصومیت پہ کیا لکھوں
جو مجھ کو اپنی خطاؤں میں بھی بھلا ہی لگا
زباں سے چُپ ہے مگر آنکھ بات کرتی ہے
نظر اُٹھائی ہے جب بھی تو بولتا ہی لگا
جو خواب دینے پہ قادر تھا، میری نظروں میں
عذاب دیتے ہُوئے بھی مجھے خدا ہی لگا
نہ میرے لُطف پہ حیراں نہ اپنی اُلجھن پر
مُجھے یہ شخص تو ہر شخص سے جُدا ہی لگا

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

زمیں پہ جب کسی نئے وجود نے جنم لیا

(عالمی یومِ اطفال)

زمیں پہ جب کسی نئے وجود نے جنم لیا
یقین اگیا
خدا ابھی بشر سے بدگماں نہیں
مگر نئی کلی کا رنگ دیکھ کر
یہ واہمہ بھی جاگ اُٹھا
خدا بہار سے خفا ہے کیا؟
خدا خفا ہو یا نہ ہو
ہَوا ضرور بدگمان ہے !
یہ زرد رُو، دریدہ جاں
یہ پور پور استخواں
اماوسوں کی رات میں نہ لوریاں، نہ پالنا
خزاں کے ہاتھ بچ سکیں نہ شوخیاں نہ بچپنا
نہ ان کا ذہن آگہی کے لمس کا شریک ہے
نہ ان کی آنکھ روشنی کے ذائقے سے آشنا !
ضِدوں کا وقت اور خود کو روکنا
شرارتوں کی عُمر اور سوچنا !
یہ سر اُٹھائیں کیا، انھیں کسی پہ مان ہی نہیں
کسی کا پیار ان کے حوصلوں کی جان ہی نہیں
ہَوائیں خوشبوؤں کے تحفے دلدلوں کے پار لے گئیں
گھٹائیں بارشوں کے سب سندیس ندیوں کو دے گئیں
غزال اب بھی تشنہ کام ہی رہے
ہَوا سے صرف نامہ و پیام ہی رہے
وہی ہے تشنگی، وہی رُتوں کی کم نگاہیاں
وہی اکیلاپن، وہی سمے کی کج ادائیاں
ہَوا میں طائرانِ آہنی کا وصل (اگرچہ) خُو ہے
(خلا سے لے کر چاند تک زمیں کہاں غروب ہے؟)
مگر زمیں کے اپنے چاند، آج بھی گہن میں ہیں
جبیں کے داغ کیا دُھلیں، سیاہیاں کرن میں ہیں
صبا نفس حیات کا جمال بے نمو رہا !
ہوا گزیدہ پھُول کا لباس بے رفو رہا
ہمکتے کِھلکھلاتے بچے اب خیال وخواب ہو گئے
ہمارے اگلے
اپنی بے بضاعتی میں کیا عذاب گئے
یہ شب نصیب
جن کو بھُوک نے جنم دیا ہے
تشنگی نے دیکھ بھال کی
یہ کھوکھلی جڑیں
نئی رُتوں میں شاخسارِ جاں کو
کیسی کونپلیں عطا کریں گی؟
(کر سکیں گی؟۔۔ یہ بھی سوچنے کی بات ہے)
شدید موسموں پہ پلنے والے پیڑ
کتنے اُونچے جائیں گے؟
یہ بے ثمر درخت
اپنی چھاؤں کتنی دُور لائیں گے؟
جڑوں کی بانجھ کوکھ میں نہ رنگ ہے، نہ رُوپ ہے
نظر کی آخری حدوں تلک
فضا میں صرف دھُوپ ہے !
نوادرات، سیم وزر، گئے زمانوں کی کہانیاں بھی
محترم ہیں
ان کو جمع کرنا نیک کام ہے
مگر یہ بچے زندگی ہیں
میوزیم کے افسران زندگی جمع کریں
اِسے پناہ دیں !
اسے نمود دیں !
اسے غرور دیں !
یہ بے اماں۔۔ یہ بے مکاں
یہ کم لباس، کم زباں
انھیں بھی راستوں میں نرم چھاؤں کی نوید ہو
ہرے بھرے لباس میں کبھی تو ان کی عید ہو

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بنفشے کا پھُول

وہ پتھر پہ کھلتے ہُوئے خُوبصورت بنفشے کا ننھا سا ایک
پھُول بھی
جس کی سانسوں میں جنگل کی وحشی ہوائیں سمائی
ہُوئی تھیں
اُس کے بے ساختہ حُسن کو دیکھ کر
اک مُسافر بڑے پیار سے توڑ کر، اپنے گھر لے گیا
اور پھر
اپنے دیوان خانے میں رکھے ہُوئے کانچ کے
خُوبصورت سے گُل دان میں
اُس کو ایسے سجایا
کہ ہر آنے والے کی پہلی نظر اُس پہ پڑنے لگی
دادو تحسین کی بارش میں وہ بھیگتا ہی گیا
کوئی اُس سے کہے
گولڈ لیف اور شنبیل کی نرم شہری مہک سے
بنفشے کے ننھے شگوفے کا دَم گھُٹ رہا ہے
وہ جنگل کی تازہ ہَوا کو ترسنے لگا ہے

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

فلاور شو

پھُول ہی پھُول ہیں
تا بہ حدِ نظر
آتشی، آسمانی، گلابی
کاسنی، چمپئی، ارغوان
کتنے مشتاق ہاتھوں نے، کتنی،
یاسمین یاسمن اُنگلیوں نے
اِس طرح سے سجایا، سنوارا انھیں
اور پھر دادِ اہلِ نظر اور تحسینِ چشمِ نگاراں ملی
یہ نہ سوچا کسی نے، کہ گُل نے
شاخ سے ٹُوٹ کر
حسن کے اس سفر میں
کِس طرح کی اذیت اُٹھائی !
ہم کہ شاعر ہیں ___ نوکِ قلم سے
فِکر کے پھُول مہکا رہے ہیں،
اپنی سوچوں کی تابندگی سے
عارضِ وقت چمکا رہے ہیں
ایک وقت ایسا بھی ارہا ہے
جب کہ دیوان اپنے
آبنوس اور مرمر کے شیلفوں میں پتھر کی مانند سج جائیں گے
یاسمن یاسمن اُنگلیاں
شعر کے لمس سے بے خبر
ان کو ترتیب دیں گی
نرگسی نرگسی کتنی آنکھیں
حُسنِ ترتیب کی داد دیں گی
اس حقیقت سے ناآشنا ___
حُسنِ تخلیق کے اس سفر میں
ہم نے کیسی اذیت اُٹھائی !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پہرے

پسِ شہرِ گُل

سُرخ پتّھر کی دیوار پر

آ کے موجِ صبا

عُمر بھر دستکیں دے تو کیا

صرف یہ ہے کہ ہاتھ اُس کے

تھک جائیں گے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

لڑکیاں اُداس ہیں

پھر وہی نرم ہوا
وہی آہستہ سفر موجِ صبا
گھر کے دروازے پہ ننھی سی ہتھیلی رکھے
منتظر ہے
کہ کسی سمت سے آواز کی خوشبو آئے
سبز بیلوں کے خنک سائے سے کنگن کی کھنک
سُرخ پھُولوں کی سجل چھاؤں سے پائل کی جھنک
کوئی آواز۔۔۔بنامِ موسم!
اور پھر موجِ ہوا، موجۂ خُوشبو کی وہ البیلی سکھی
کچی عمروں کے نئے جذبوں کی سرشاری سے پاگل
برکھا
دھانی آنچل میں شفق ریز، سلونا چہرہ
کاسنی چُنری، بدن بھیگا ہوا
پشت پر گیلے، مگر آگ لگاتے گیسو
بھوری آنکھوں میں دمکتا ہُوا اُبھرا اُبھرا
رقص کرتی ہوئی، رِم جھم کے مدھُر تال کے زیر و بم پر
جھُومتی، نقرئی پازیب بجاتی ہوئی آنگن میں اُتر آئی ہے
تھام کر ہاتھ یہ کہتی ہے
مرے ساتھ چلو!
لڑکیاں
شیشوں کے شفاف دریچوں پہ گرائے ہُوئے سب
پردوں کو
اپنے کمروں میں اکیلی بیٹھی ہے
کیٹس کے "اوڈس" پڑھا کرتی ہیں
کتنا مصروف سکوں چہروں پہ چھایا ہے۔۔مگر
جھانک کے دیکھیں
تو آنکھوں کو نظر آئے، کہ ہر مُوئے بدن
گوش بر ساز ہے!
ذہن بیتے ہُوئے موسم کی مہک ڈھونڈتا ہے
آنکھ کھوئے ہُوئے خوابوں کا پتہ چاہتی ہے
دل، بڑے کرب سے
دروازوں سے ٹکراتے ہوئے نرم رِم جھم کے مدھُر
گیت کے اس سُر کو بُلانے کی سعی کرتا ہے
جو گئے لمحوں کی بارش میں کہیں ڈوب گیا

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

رفاقت

سبز موسم کی بے حد خنک رات تھی
چنبیلی کی خوشبو سے بوجھل ہُوا
دھیمے لہجوں میں سرگوشیاں کر رہی تھی
ریشمیں اوس میں بھیگ کر
رات کا نرم آنچل بدن سے لپٹنے لگا تھا
ہار سنگھار کی نرم خوشبو کا جادو
جواں رات کی سانس میں گھُل رہا تھا
چاندنی، رات کی گود میں سر رکھے ہنس رہی تھی
اور میں سبز موسم کی گلنار ٹھنڈک میں کھوئی ہُوئی
شاخ در شاخ
ایک تیتری کی طرح اُڑ رہی تھی
کبھی اپنی پرواز میں رُک کے نیچے جو آتی تو احساس ہوتا مجھے
شبنمی گھاس کا لمس پاؤں کو کتنا سکوں دے رہا ہے !
دفعتاً
میں نے ٹی۔وی کی خبروں پہ موسم کی بابت سُنا
ترے شہر میں لُو چلی ہے
ایک سو آٹھ سے بھی زیادہ حرارت کا درجہ رہا ہے
مجھے یوں لگا
میرے چاروں طرف آگ ہی آگ ہے
ہوائیں جہنم سے آنے لگی ہیں
تمازت سے میرا بدن پھُنک رہا ہے
میں اُس شبنمی رُوح پرور فضا کو جھٹک کر
کچھ اس طرح کمرے میں اپنے چلی آئی
جیسے کہ اک لمحہ بھی اور رک جاؤں گی تو جھلس جاؤں گی
پھر بڑی دیر تک،
تیرے تپتے ہُوئے جسم کو
اپنے آنچل سے جھلتی رہی
تیرے چہرے سے لپٹی ہُوئی گرد کو
اپنی پلکوں سے چُنتی رہی
رات کو سونے سے پہلے
اپنی شب خوابیوں کا لبادہ جو پہنا
تو دیکھا
مرے جسم پر آبلے پڑ چکے تھے !
لمحہ لمحہ وقت کی جھیل میں ڈُوب گیا
اب پانی میں اُتریں بھی تو پائیں کیا
طوفان جب آیا تو جھیل میں کُود پڑا
اوہ لڑکا جو کشتی کھیلنے نکلا تھا
کتنی دیر تک اپنا آپ بچائے گی
ننھی سی اِک لہر کو موجوں نے گھیرا
اپنے خوابوں کی نازک پتواروں سے
تیر رہا ہے سطحِ آپ پہ اِک پتہ
ہلکی ہلکی لہریں نیلم پانی میں
دھیرے دھیرے ڈولے یا قوتی نیّا
شبنم کے رُخساروں پر سُورج کے ہونٹ
ٹھہر گیا ہے وصل کا اِک روشن لمحہ
چاند اُتر آیا ہے گہرے پانی میں
ذہن کے آئینے میں جیسے عکس ترا
کیسے ان لمحوں میں تیرے پاس آؤں
ساگر گہرا، رات اندھیری، میں تنہا
ٹھہر کے دیکھے تو رُک جائے نبض ساعت کی
شبِ فراق کی قامت ہے کسقیامت کی
وہ رت جگے، وہ گئی رات تک سخن کاری
شبیں گزاری ہیں ہم نے بھی کُچھ ریاضت کی
وہ مجھ کو برف کے طوفاں میں کیسے چھوڑ گیا
ہَوائے سرد میں بھی جب مری حفاظت کی
سفر میں چاند کا ماتھا جہاں بھی دھُندلایا
تری نگاہ کی زیبائی نے قیادت کی !
ہَوا نے موسمِ باراں سے سازشیں کر لیں
مگر شجر کو خبر ہی نہیں شرارت کی

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ڈیپارٹمنٹل اسٹور میں

پرل کا نیچرل پنک،
ریولان ہینڈ لوشن،
الزبتھ آرڈرن کا بلش آن بھی،
میڈورا میں پھر نیل پالش کا کوئی نیا شیڈ آیا؟
مرے اس بنفشی دوپٹے سے ملتی ہُوئی
رائمل میں لپ اسٹک ملے گی؟
ہاں، وہ ٹیولپ کا شیمپو بھی دیجئے گا،
یاد آیا
کچھ روز پہلے جو ٹیوزر لیا تھا، وہ بالکل ہی بیکار نکلا،
دُوسرا دیجئے گا!
ذرا بِل بنا دیجئے!
ارے! وہ جو کونے میں اک سینٹ رکھا ہُوا ہے
دکھائیں ذرا
اِسے ٹسٹ کرکے تو دیکھوں
(خدایا! خدایا)
یہ خوشبو تو اُس کی پسندیدہ خوشبو رہی ہے
سدا سے اس کے ملبوس سے پھوٹتی تھی!
ذرا اس کی قیمت بتا دیں!
اِس قدر!!
اچھا، یوں کیجئے
باقی چیزیں کبھی اور لے جاؤں گی
آج تو صرف اِس سینٹ کو پیک کر دیجئے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ایک دوست کے نام

لڑکی !

یہ لمحے بادل ہیں

گزر گئے تو ہاتھ کبھی نہیں آئیں گے

ان کے لمس کو پیتی جا

قطرہ قطرہ بھیگتی جا

بھیگتی جا تُو جب تک اِن میں نم ہے

اور تیرے اندر کی مٹی پیاسی ہے

مُجھ سے پوچھ

کہ بارش کو واپس آنے کا رستہ کبھی نہ یاد ہُوا

بال سُکھانے کے موسم اَن پڑھ ہوتے ہیں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مسئلہ

"پتھر کی زباں" کی شاعرہ نے
اک محفلِ شعر و شاعری میں
جب نظم سُناتے مُجھ کو دیکھا
کُچھ سوچ کے دل میں، مُسکرائی !
جب میز پر ہم مِلے تو اُس نے
بڑھ کر مرے ہاتھ ایسے تھامے
جیسے مجھے کھوجتی ہو کب سے
پھر مجھ سے کہا کہ ۔۔۔ آج، پرون !
جب شعر سناتے تم کو دیکھا
میں خود کو بہت ہی یاد آئی !
وہ وقت، کہ جب تمھاری صُورت
میں بھی یونہی شعر کہہ رہی تھی
لکھتی تھی اِس طرح کی نظمیں
پر اب تو وہ ساری نظمیں، غزلیں
گزرے ہُوئے خواب کی ہیں باتیں !
میں سب کو ڈِس اون کر چکی ہوں !
"پتھر کی زباں" کی شاعرہ کے
چنبیلی سے نرم ہاتھ تھامے
"خوشبو" کی سفیر سوچتی تھی
درپیش ہواؤں کے سفر میں
پل پل کی رفیقِ راہ ۔۔ میرے
اندر کی یہ سادہ لوح ایلس
حیرت کی جمیل وادیوں سے
وحشت کے مہیب جنگلوں میں
آئے گی ۔۔۔ تو اُس کا پھُول لہجہ
کیا جب بھی صبا نفس رہے گا!؟
وہ خود کو ڈِس اون کر سکے گی!؟

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تنقید اور تخلیق

آپ کی شاعری صرف خوشبو ہے "

دل میں اُترتی ہُوئی

رُوح پر شبنمی ہاتھ رکھتی ہُوئی

یہ مگر۔۔۔ذہن کو ہلکے سے چھُو کر گُزر جائے گی

آپ اِسے رنگ کا پیرہن دیجئے

کوئی آدرش اُونچا، انوکھا عقیدہ، کوئی گنجلک فلسفہ

سخت ناقابلِ فہم الفاظ میں پیش کرنے کی کوشش کریں

آپ کی سوچ میں کچھ تو گہرائی ہو ! !

آپ سچ کہہ رہے ہیں

مگر۔۔ دیکھیے نا۔۔۔ ابھی میرا فن کچی عمروں میں ہے

آپ اسے خواب ہی دیکھنے دیجئے)

(اتنی گھمبیر دانشوری میں نہ اُلجھائیے

میں نہیں چاہتی۔۔ کہ میرا فن

جواں ہونے سے قبل ہی بوڑھا ہو جائے

اور فلسفے کا عصا لے کے چلنے لگے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سُکھ کے موسم کا دُکھ

آنے والی رُتوں کے آنچل میں
کوئی ساعت سعید کیا ہو گی
رات کے وقت رنگ کیا پہنوں
روشنی کی کلید کیا ہو گی
جبکہ بادل کی اوٹ لازم ہو
جانتی ہوں، کہ دید کیا ہو گی
زرد موسم کی خشک ٹہنی سے
کونپلوں کی اُمید کیا ہو گی
چاند کے پاس بھی سُنانے کو
اب کے کوئی نوید کیا ہو گی
گُل نہ ہو گا تو جشنِ خوشبو کیا
تم نہ ہو گے تو عید کیا ہو گی

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

لیلۃ الشک

عجب پُراسرار سی فضا تھی
ہَوا میں لوبان و عود عنبر کی آسمانی مہک رچی ہوئی تھی
سپید، مخروطی، مومی شمعیں
عجیب ناقابلِ بیاں مذہبی تیقن سے جل رہی تھیں
کہ جیسے آبی قباؤں میں کچھ اُداس، معصوم لڑکیاں
دونوں ہاتھ اٹھائے
دُعا میں مصروف ہوں
اور اُن کی چنبیلی سی اُنگلیوں کی لو تھر تھرا رہی ہو !
دریچوں میں، طاقچوں میں
ننھے چراغ یوں جھلملا رہے تھے
کہ جیسے نوزائیدہ فرشتے
زمین کو دیکھ کر
تعجب سے اپنی پلکیں جھپک رہے ہوں !
کتابِ الہام کی تلاوت
سروشِ جبریل کے تصور کی جیسے تجسیم کر رہی تھی !
میں ہلکے رنگوں کے اک دوپٹے میں اپنی زیبائشیں چھپائے
ترے بہت ہی قریب،
سر کو جھکائے بیٹھی تھی
اور تو اپنے سادہ ملبوس میں مرے پاس تھا
مگر ہم، ایک اور دُنیا میں کھو چکے تھے
زمین کی خواہشیں دھنک پر ہی رہ گئی تھیں
وجود، تتلی کے پَر کی صُورت، لطیف ہو کر
ہَوا میں پرواز کر رہا تھا !
ہمیں بزرگوں نے یہ بتایا، کہ آج کی رات
آسمانوں میں زندگی اور موت کے فیصلے بھی انجام پا رہے ہیں
دُعاؤں کی باریابیوں کا یہی سمے ہے !
سو ہم نے اپنے دیے جلا کر
حیاتِ تازہ کی آرزو کی
محبتوں کی ہمیشگی کی دُعائیں مانگیں !
میں آج اپنے اکیلے گھر میں
ہَوا کے رُخ پر چراغ ہاتھوں میں لے کر بیٹھی
خدا کے اُس فیصلے کا مفہوم سوچتی ہوں
کہ جس کی تکمیل میں یہ دیکھا)
بدن تو زندہ ہے میرا اب تک
(مگر مری رُوح مر چکی ہے
میں آج جا کر سمجھ سکی ہوں
کہ آج سے ایک سال پہلے
ترا جلایا ہُوا دیا جَلد کیوں بُجھا تھا

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سالگرہ

یہی وہ دن تھا

جب آج سے چار سال پہلے

اسی روش پر، بنفشی بیلوں کے نرم سائے میں ہم ملے تھے

وہ لمحہ جبکہ ہمارے جسموں کو اپنے ہونے کا

حیرت آمیز، راحت افزا، نشاطِ اثبات مل سکا تھا

ہماری رُوحوں نے اپنا اپنا، نیا سنہری جنم لیا تھا

وہ ایک لمحہ

ہماری روحوں کو اپنے دستِ جمال سے چھُو رہا ہے

اب تک نظر کو شاداب کر رہا ہے

بدن کو مہتاب کر رہا ہے

ہم اس کے مقروض ہو چکے ہیں !

سو آؤ اب اس عظیم لمحے کے نام کوئی دُعا کریں ہم

اُٹھائیں ہاتھ

اور محبتوں کی تمام تر شدتوں سے چاہیں

کہ جب بھی چھبیس جون کا آفتاب نکلے

تو ہم اُسے ایک ساتھ دیکھیں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

رات کی رانی کی خوشبو سے کوئی یہ کہہ دے

رات کی رانی کی خوشبو سے کوئی یہ کہہ دے
آج کی شب نہ مرے پاس آئے
آج تسکینِ مشامِ جاں کو
دل کے زخموں کی مہک کافی ہے
یہ مہک، آج سرِ شام ہی جاگ اُٹھی ہے
اب یہ بھیگی ہُوئی بوجھل پلکیں
اور نمناک،اُداس آنکھیں لیے
رت جگا ایسے منائے گی کہ خود بھی جاگے
اور پَل بھر کے لیے، میں بھی نہ سونے پاؤں
دیومالائی فسانوں کی کسی منتظرِ موسمِ گل راجکماری کی
خزاں بخت، دُکھی رُوح کی مانند
بھٹکنے کے لیے
کُوبہ کُوابرِ پریشاں کی طرح جائے گی
دُور افتادہ سمندر کے کنارے بیٹھی
پہروں اُس سمت تکے گی جہاں سے اکثر
اُس کے گم گشتہ جزیروں کی ہَوا آتی ہے !
گئے موسم کی شناسا خوشبو
یوں رگ وپے میں اُترتی ہے
کہ جیسے کوئی چمکیلا،رُوپہ اسیال
جسم میں ایسے سرایت کر جائے
جیسے صحراؤں کی شریانوں میں پہلی بارش !
غیر محسوس سروشِ نکہت
ذہن کے ہاتھ میں وہ اِسم ہے
جس کی دستک
یاد کے بند دریچوں کو بڑی نرمی سے
ایسے کھولے گی کہ آنگن میرا
ہر دریچے کی الگ خوشبو سے
رنگ در رنگ چھلک جائے گا
یہ دلاویز خزانے میرے
میرے پیاروں کی عطا بھی ہیں
مرے دل کی کمائی بھی ہیں
ان کے ہوتے ہُوئے اوروں کی کیا ضرورت ہے

رات کی رانی کی خوشبو سے کوئی یہ کہہ دے
آج کی شب نہ میرے پاس آئے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

عیادت

پت جھڑ کے موسم میں تجھ کو

کون سے پھُول کا تحفہ بھیجوں

میرا آنگن خالی ہے

لیکن میری آنکھوں میں

نیک دُعاؤں کی شبنم ہے

شبنم کا ہر تارہ

تیرا آنچل تھام کے کہتا ہے

خوشبو، گیت ہَوا، پانی اور رنگ کو چاہنے والی لڑکی !

جلدی سے اچھی ہو جا

صبحِ بہار کی آنکھیں کب سے

تیری نرم ہنسی کا رستہ دیکھ رہی ہیں !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دھوپ کا موسم

میں رنگ میں دیکھتی تھی، خوشبو میں سوچتی تھی !
مجھے گماں تھا
کہ زندگی اُجلی خواہشوں کے چراغ لے کر
مرے دریچوں میں روشنی کی نوید بن کر اُتر رہی ہے
میں کُہر میں چاندنی پہن کر
بنفشی بادل کا ہاتھ تھامے
فضا میں پرواز کر رہی تھی
سماعتوں میں سحاب لہجوں کی بارشیں تھیں
بصارتوں میں گلاب چہروں کی روشنی تھی
ہوا کی ریشم رفاقتیں تھیں
صبا کی شبنم عنایتیں تھیں
حیات خوابوں کا سلسلہ تھیں !
کُھلیں جو آنکھیں تو سارے منظر دھنک کے اس
پار رہ گئے تھے
نہ رنگ میرے، نہ خواب میرے
ہُوئے تو بس کچھ عذاب میرے
نہ چاند راتیں، نہ پھُول باتیں
نہ نیل صبحیں، نہ جھیل شامیں
نہ کوئی آہٹ، نہ کوئی دستک
حرف مفہوم کھو چکے تھے
علامتیں بانجھ ہو گئی تھیں
گلابی خوابوں کے پیرہن راکھ ہو چکے تھے
حقیقتوں کی برہنگی
اپنی ساری سفاکیوں کے ہمراہ
جسم و جاں پر اُتری جا رہی تھی
وہ مہرباں، سایہ دار بادل
عذاب کی رُت میں چھوڑ کر مجھ کو جا چُکا تھا
زمین کی تیز دھوپ آنکھوں میں چُبھ رہی تھی

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وحی

عجیب موسم تھا وہ بھی، جب کہ
عبادتیں کور چشم تھیں
اور عقیدتیں اپنی ساری بینائی کھو چکی تھیں
خُود اپنے ہاتھوں سے ترشے پتھر کو دیوتا کہہ کے
خیر و برکت کی نعمتیں لوگ مانگتے تھے !
مگر وہ اِک شخص
جو ابھی اپنے آپ پر بھی نہ منکشف تھا
عجیب اُلجھن میں مبتلا تھا
یہ وہ نہیں ہیں، وہ کون ہوگا کا کربِ بے نام چکھ رہا تھا !
سو اپنے ان نارسا دُکھوں کی صلیب اُٹھائے
غموں کی نایافت شہریت کو تلاش کرتے
وہ شہر آذر سے دُور
اپنے تمام لمحے
حرا کے غاروں کے خواب آسا سکوت کو سونپنے لگا تھا
یہ سوچ کا اعتکاف بھی تھا
اور ایک اَن دیکھی رُوحِ کُل کے وجود کا اعتراف بھی تھا
وہ رات بھی ارتکاز کی ایک رات تھی
جبکہ لمحہ بھر کو
فضا پہ سناٹا چھا گیا
اور ہواؤں کی سانس رُک گئی تھی
ستارۂ شب کے دل کی دھڑکن ٹھہر گئی تھی
گریز پا ساعتیں تحیر زدہ تھیں
جیسے وجود کی نبض تھم گئی ہو !
یکایک اِک روشنی جمال و جلال کے سارے رنگ لے کر
فضا میں گونجی
" پڑھو"!
"میں پڑھ نہیں سکوں گا"!
" پڑھو"!
"میں پڑھ نہیں سکوں گا"!
" پڑھو"!
"مگر میں کیا پڑھوں ؟"
پڑھو____ تم اپنے (عظیم) پروردگار کا نام لے
کے
جو سب کو خلق کرتا ہے
جس نے انسان کو بنایا ہے منجمد خون سے
پڑھو (کہ) تمھارا پروردگار بے حد کریم ہے
اور) جس نے تم کو قلم سے تعلیم دی)
اُسی نے بتائیں انسان کو وہ باتیں
کہ جن کو وہ جانتا نہیں تھا.......
فضائے بے نطق جیسے اِقراء کا ورد کرنے لگی تھی
وہ سارے الفاظ، جو
تیرگی کے سیلاب میں کہیں بہہ چکے تھے
پھر روشنی کی لہروں میں
واپسی کے سفر کا آغاز کر رہے تھے
دریچۂ بے خیال میں
آگہی کے سُورج اُتر رہے تھے
اس ایک پل میں
وہ میرا اُمیؐ
مدینۃ العلم بن چکا تھا

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

آئینہ

لڑکی سر کو جھکائے بیٹھی

کافی کے پیالے میں چمچہ ہلا رہی ہے

لڑکا، حیرت اور محبت کی شدت سے پاگل

لانبی پلکوں کے لرزیدہ سایوں کو

اپنی آنکھ سے چُوم رہا ہے

دونوں میری نظر بچا کر

اک دُوجے کو دیکھتے ہیں ہنس دیتے ہیں !

میں دونوں سے دُور

دریچے کے نزدیک

اپنی ہتھیلی پر اپنا چہرہ رکھے

کھڑکی سے باہر کا منظر دیکھ رہی ہوں

سوچ رہی ہوں

گئے دنوں میں ہم بھی یونہی ہنستے تھ

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تُمھارا رویہ

تُمھارا رویہ

مرے ساتھ ایسا رہا ہے

کہ جو

ایک کہنہ سیاسی مُدبر کا

کمسن صحافی کے ہمراہ ہوتا ہے ا۔

ہر حرف اپنے عواقب سے ہشیار

ہر نقط تولا ہوا

(مسئلہ فقرے بازی میں الجھا ہوا)

کوئی بات ایسی نہ ہو پائے، جو بعد میں

اُس کے حق میں

خود اُس کی زباں سے چلایا ہُوا تیر بن جائے

(اور وہ پشیمان ہو)

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

خُود سے مِلنے کی فُرصت کسے تھی

اپنی پندار کی کرچیاں
چُن سکوں گی
شکستہ اُڑانوں کے ٹوٹے ہُوئے پر سیٹوں گی
تجھ کو بدن کی اجازت سے رُخصت کروں گی
کبھی اپنے بارے میں اِتنی خبر ہی نہ رکھی تھی
ورنہ بچھڑے کی یہ رسم کب کی ادا ہو چکی تھی
مرا حوصلہ
اپنے دل پر بہت قبل ہی منکشف ہو گیا ہوتا
لیکن۔یہاں
خود سے ملنے کی فرصت کسے تھی

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کن رس

یہ جھکی جھکی آنکھیں

یہ رُکا رُکا لہجہ

لب پہ بار بار آ کے

ٹوٹتا ہُوا فقرہ

گرد میں اٹی پلکیں

دھُوپ سے تپا چہرہ

سر جھکائے آیا ہے

ایک عمر کا بھُولا

دل ہزار کہتا ہے

ہاتھ تھام لُوں اس کا

چُوم لُوں یہ پیشانی

لَوٹنے نہ دُوں تنہا

کوئی دل سے کہتا ہے

سارے حرف جھُوٹے ہیں

اعتبار مت کرنا !

اعتبار مت کرنا !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

بے نسب ورثے کا بوجھ

گہرے پانی کی چادر پہ لیٹی ہُوئی جل پری
اپنے آئینہ تن کی عریانیوں کے تکلم سے نا آشنا
موجۂ زلفِ آب رواں سے لپٹ کر
ہواؤں کی سرگوشیاں سُنتے رہنے میں مشغول تھی !
ناگہاں
نیلگوں آسمانوں میں اُڑتے ہوئے دیوتا نے
زمیں پر جو دیکھا
تو پرواز ہی بھُول بیٹھا
نظر جیسے شل ہوگئی
اُڑنا چاہا ____ مگر
خواہشِ بے اماں نے بدن میں قیامت مچادی
مگر وصل کیسے ہو ممکن
کہ وہ دیوتا ___ آسمانوں کا بیٹا ہُوا !
جل پری کا تعلّق زمیں سے
سو خواہش کے عفریت نے
آسماں اور زمیں کے کہیں درمیاں سرزمینوں کی
مخلوق کا رُوپ دھارا
بہت کھولتی خواہشوں کے تلاطم سے سرشار نیچے
اُترنے لگا

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جل پری

اس قدر دودھیا خوشنما ہنس کر
اپنی جانب لپکتے ہُوئے دیکھ کر مُسکرائی
مگر اس کی یہ مسکراہٹ ہنسی بننے سے قبل ہی چیخ میں
ڈھل گئی
اُس کا انکار بے سُود
وحشت، سراسیمگی، اجنبی پھڑ پھڑاہٹ میں گُم ہو گئی
آہ وزاری کے باوصف
مضبوط پَر اُس کا سارا بدن ڈھک چکے تھے !
اُجلی گردن میں وحشت زدہ چونچ اُتری چلی جا رہی تھی
اُس کے آنسو
سمندر میں شبنم کی مانند حل ہو گئے !
سِسکیاں
تُند موجوں کی آواز میں بے صدا ہو گئیں !
ہنس اپنے لہُو کی دہکتی ہُوئی وحشتیں
نیم بے ہوش خوشبو کے رس سے بجھاتا رہا
اور پھر اپنے پیاسے بدن کے مساموں پہ
بھیگی ہُوئی لذّتوں کی تھکن اوڑھ کر اُڑ گیا !
جل پری
گہرے نیلے سمندر کی بیٹی
اپنی مفتوح و نامنتظر کوکھ میں
آسماں اور زمیں کے کہیں درمیاں رہنے والوں کا
بے شجرہ و بے نسب ورثے کا بوجھ تھامے ہُوئے
آج تک رو رہی ہے !

کیا کیا نہ خواب ہجر کے موسم میں کھو گئے
ہم جاگتے رہے تھے مگر بخت سو گئے
اُس نے پیام بھیجے تو رستے میں رہ گئے
ہم نے جو خط لکھے تو ہَوا بُرد ہو گئے
مَیں شہرِ گل میں زخم کا چہرہ کسے دکھاؤں
شبنم بدست لوگ تو کانٹے چبھو گئے
آنچل میں پھُول لے کے کہاں جا رہی ہُوں مَیں
جو آنے والے لوگ تھے، وہ لوگ تو گئے
کیا جانیے، اُفق کے اُدھر کیا طلسم ہے
لَوٹے نہیں زمین پہ، اِک بار جو گئے
جیسے بدن سے قوسِ قزح پھوٹنے لگی
بارش کے ہاتھ پھُول کے سب زخم دھو گئے
آنکھوں میں دھیرے دھیرے اُتر کے پُرانے غم
پلکوں میں ننھّے ننھّے ستارے پرو گئے
وہ بچپنے کی نیند تو اب خواب ہو گئی
کیا عُمر تھی کہ رات ہُوئی اور سو گئے !
کیا دُکھ تھے، کون جان سکے گا، نگارِ شب !
جو میرے اور تیرے دوپٹّے بھگو گئے !

ویسے تو کج ادائی کا دُکھ نہیں سہا
آج اُس کی بے رُخی نے مگر دل دُکھا دیا
موسم مزاج تھا، نہ زمانہ سرشت تھا
میں اب بھی سوچتی ہوں وہ کیسے بدل گیا
دُکھ سب کے مشترک تھے مگر حوصلے جُدا
کوئی بِکھر گیا تو کوئی مُسکرا دِیا
جھوٹے تھے کیا ہُوئی کہ جو آنسو نہ بن سکی
وہ درد کیا ہُوا کہ جو مصرعہ نہ بن سکا
ایسے بھی زخم تھے کہ چھپاتے پھرے ہیں ہم
درپیش تھا کسی کے کرم کا معاملہ
آلودۂ سخن بھی نہ ہونے دیا اُسے
ایسا بھی دُکھ ملا جو کسی سے نہیں کہا
تیرا خیال کر کے میں خاموش ہو گئی
ورنہ زبانِ خلق سے کیا کیا نہیں سُنا
میں جانتی ہوں، میری بھلائی اسی میں تھی
لیکن یہ فیصلہ بھی کچھ اچھّا نہیں ہُوا
میں برگ برگ اُس کو نمو بخشتی رہی
وہ شاخ شاخ میری جڑیں کاٹتا رہا

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بائیسویں صلیب

صبح کے وقت، اذاں سے پہلے
اب سے بائیس برس قبل اُدھر
عمر میں پہلی دفعہ روئی تھی میں
کرب میں ڈوبی ہُوئی چیخ کو سُن کر مری ماں ہنس دی تھی
مری آواز نے اُس کو شاید
اُس کے ہونے کا یقیں بخشا تھا
دُکھ کے اک لمبے سفر اور اذیّت کی کئی راتیں بسر
کرنے پر
اُس نے تخلیق کیا تھا مجھ کو
میری تخلیق کے بعد اُس نے نئی زندگی پائی تھی جسے
آنسوؤں نے مرے بپتسمہ دیا !
ہر نئے سال کے چوبیس نومبر کی سحر
دُکھ کا اِک رنگ نیا لے کے مرے گھر اُتری
اور میں ہر رنگ کے شایان سواگت کے لیے
نذر کرتی رہی
کیا کیا تحفے !
کبھی آنگن کی ہری بیلوں کی ٹھنڈی چھایا
کبھی دیوار پہ اُگتے ہُوئے پھُولوں کا بنفشی سایا
کبھی آنکھوں کا کوئی طفلکِ معصوم
کبھی خوابوں کا کوئی شہزادہ کہ تھا قاف کا رہنے والا
کبھی نیندوں کے مسلسل کئی موسم
تو کبھی
جاگتے رہنے کی بے انت رُتیں !
رس بھیگی ہُوئی برسات کی کاجل راتیں
(چاندنی پی کے مچلتی ہُوئی پاگل راتیں !)
وقت نے مجھ سے کئی دان لیے
اُس کی بانہیں، مری مضبوط پناہیں لے لیں
مجھ تک آتی ہُوئی اس سوچ کی راہیں لے لیں
حد تو یہ ہے کہ وہ بے فیض نگاہیں لے لیں
رنگ تو رنگ تھے، خوشبوئے حنا تک لے لی
سایہ ابر کا کیا ذکر، ردا تک لے لی
کانپتے ہونٹوں سے موہوم دُعا تک لے لی
ہر نئے سال کی اِک تازہ صلیب
میرے بے رنگ دریچوں میں گڑی
قرضِ زیبائی طلب کرتی رہی
اور میں تقدیر کی مشاطہ مجبور کی مانند ادھر
اپنے خوابوں سے لہو لے لے کر
___ دستِ قاتل کی حنابندی میں مصروف رہی
اور یہاں تک ___ کہ صلیبیں مری قامت سے
ہونے لگیں ! بڑی
ہاں کبھی نرم ہَوا نے بھی دریچوں پہ مرے، دستک دی
اور خوشبو نے مرے کان میں سرگوشی کی
رنگ نے کھیل رچانے کو کہا بھی، لیکن
میرے اندر کی یہ تنہا لڑکی
رنگ و خوشبو کی سکھی نہ بن سکی
ہر نئی سالگرہ کی شمعیں
میرے ہونٹوں کی بجائے
شام کی سرد ہَوا نے گُل کیں
اور میں جاتی ہُوئی رُت کے شجر کی مانند
تنِ تنہا و تہی دست کھڑی
اپنے ویران کواڑوں سے ٹکائے سر کو
خود کو تقسیم کے نادیدہ عمل میں سے گُزرتے ہُوئے بس دیکھا کی
آج اکیسویں صلیبوں کو لہو دے کے خیال آتا ہے
اپنے بائیسویں مہمان کی کِس طرح پذیرائی کروں
آج تو آنکھ میں آنسو بھی نہیں !
ماں کی خاموش نگاہیں
مرے اندر کے شجر میں کسی کونپل کی مہک
ڈھونڈتی ہیں
اپنے ہونے سے مرے ہونے کی مربوط حقیقت کا
سفر چاہتی ہیں
خالی سیپی سے گُہر مانگتی ہیں
میں تو موتی کے لیے گہرے سمندر میں اُترنے کو بھی
راضی ہوں ___ مگر
ایسی برسات کہاں سے لاؤں
جو مری رُوح کو بپتسمہ دے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کرنوں کے قدم

خوش پوش مسافروں کے آگے
ننّھا سا وہ کم لباس بچہ
کِس شانِ انا سے چل رہا تھا
سُورج کی تمازت کے باوصف
سائے کی تلاش تھی نہ اُس کو
درکار تھیں نقرئی پناہیں
جیبوں پہ نگاہ تھی نہ رُخ پر
سکّوں سے وہ بے نیاز آنکھیں
کُچھ اور ہی ڈھونڈنے چلی تھیں
اُس کو تو مسافروں سے بڑھ کر
سایوں سے لگاؤ ہو گیا تھا
اپنے نئے کھیل میں مگن وہ
لوگوں کے بہت قریب جا کر
میلی، بے رنگ اُنگلیوں سے
سایوں کو مزے سے گن رہا تھا
دلدل سے اُگا ہُوا وہ بچہ
خوشبو کا حساب کر رہا تھا
کُہرے میں پلا ہُوا وہ کیڑا
کرنوں کا شمار کر رہا تھا
کس نے اُسے گنتیاں سکھائیں
جس نے کبھی زندگی میں اپنی
اسکول کی شکل تک نہ دیکھی
اُستاد کا نام تک نہ جانا
سچ یہ ہے کہ سورجوں کو چاہے
بادل کا کفن بھی دے کے رکھیں
کب روشنیاں ہوئی ہیں زنجیر!
تنویر کا ہاتھ کس نے تھاما!
کرنوں کے قدم کہاں رُکے ہیں!

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

لیکن

یہ جو دفعتاً اُدھر سے

گُل مہر کی شاخ کو ہٹا کر

اُبھرا ہے اُفق پہ چاند میرا

اس چاند کا حُسن تو وہی ہے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

موسم

چڑیا پُوری بھیگ چکی ہے

اور درخت بھی پتّہ پتّہ ٹپک رہا ہے

گھونسلا کب کا بکھر چکا ہے

چڑیا پھر بھی چہک رہی ہے

انگ انگ سے بول رہی ہے

اس موسم میں بھیگتے رہنا کتنا

اچھا لگتا ہے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

اِتنا دھیان رکھنا

اُجلے آج کی سچّائی کو
مَیلی کل کی دھُندلاہٹ میں
کیا اوروں کی صُورت تم بھی پرکھو گے؟
خیر ___ تمھاری مرضی
لیکن اِتنا دھیان میں رکھنا
سُورج پر بھی رات کی ہم آغوشی کا الزام رہا ہے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مجبوری

ہوائیں

دستکوں میں میرا نام لے رہی ہیں

میں، کواڑ کیسے کھولوں

میرے دونوں ہاتھ پُشت کی طرف بندھے ہُوئے ہیں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

تعبیر

سیہ راتوں کے آگے سُرخرو ہوں

چاند سے آنکھیں ملا کر بات کرتی ہوں

کہ میں نے عمر میں دیکھا ہے پہلی بار یہ منظر

مری نیندیں مرے خوابوں کے آگے سر اُٹھا کر چل رہی ہیں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نئی رات

گہن کو اپنے نوشتہ جان کے، میں نے
روشنیوں سے سارے ناتے توڑ لیے تھے
رات کو اپنی سکھی مان کے
اپنے سارے دُکھ بس اُس سے کہہ کے
جی ہلکا کرلیتی تھی
شام ڈھلے، تنہائی کے بازو پر سر رکھے سو جاتی
اور نیند کے بے آباد جزیروں میں تنہا
اک تھکی ہُوئی خوشبو کی طرح بھٹکا کرتی !
آج بھی میں تنہا ہوں سفر میں
لیکن خود سے پُوچھ رہی ہوں
میرے وجود کے گرد یہ کیسا ہالہ ہے !
یوں لگتا ہے
چادرِ شب شانوں سے سرکتی جاتی ہے
چاند مرے آنچل میں ستارے ٹانک رہا ہے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

واٹرلو

اُس کے کنول ہاتھوں کی خوشبو
کتنی سبز آنکھوں نے پینے کی خواہش کی تھی
کتنے چمکیلے بالوں نے
چھُوئے جانے کی آس میں خود کو، کیسا کیسا بکھرایا تھا
کتنے پھُول اُگانے والے پاؤں
اُس کی راہ میں اپنی آنکھیں بچھائے پھرتے تھے
لیکن وہ ہر خواب کے ہاتھ جھٹکتی ہُوئی
جنگل کی مغرور ہَوا کی صُورت
اپنی دھُن میں اُڑتی پھرتی
آج ____ مگر
سُورج نے کھڑکی سے جھانکا
تو اُس کی آنکھیں، پلکیں جھپکنا بھُول گئیں
وہ مغرور سی، تیکھی لڑکی
عام سی آنکھوں، عام سے بالوں والے
اِک اکھڑّ پردیسی کے آگے
دوزانو بیٹھی
اُس کے بوٹ کے تسمے باندھ رہی تھی

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نیا دُکھ

یہ دُکھ جو برف کا طوفان بن کے آیا ہے
پہاڑ والوں پہ کیسے عذاب لایا ہے

یہ زندہ رہنے کی خاطر ، اجازتوں کا دُکھ
بطور قرض کے حاصل ، محبتوں کا دُکھ

یہ غم کہ رات کی دہلیز اپنا گھر ہو گی
تمام عالمِ امکاں میں جب سحر ہو گی

یہ دُکھ کہ چھوڑ گئے انتہا پہ آ کر ساتھ
سیاہ ہاتھوں پہ تقدیر لکھنے والے ہاتھ

مسافرانِ شبِ غم ، اسیر دار ہُوئے
جو رہنما تھے ، بکِے او ر شہر یار ہُوئے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

آج کی رات

نیند پلکوں کی جھالر کو چھُوتی ہوئی
اوس میں اپنا آنچل بھگو کے
مرے دُکھتے ماتھے پہ رکھنے چلی ہے
مگر__ آنکھ اور ذہن کے درمیاں
آج کی شب وہ کانٹے بچھے ہیں
کہ نیندوں کے آہستہ رَو، پھول پاؤں بھی چلنے سے
معذور ہیں
ہر بُنِ مو میں اِک آنکھ اُگ آئی ہے
جس کی پلکیں نکلنے سے پہلے کہیں جھڑ چکی ہیں

اور اب، رات بھر
روشنی اور کھُلی آنکھ کے درمیاں
نیند مصلوب ہوتی رہے گی !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نارسائی

تتلیاں

فصیلِ شب عبور کر کے

میری کور کوکھ کے لیے

پروں میں رنگ، آنکھ میں کرن لیے

کلائیوں سے ہو کے اب ہتھیلیوں تک آ گئیں

مگر

مری تمام اُنگلیاں کٹی ہُوئی ہیں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بارش میں

زمین ہے

یا کہ کچّے رنگوں کی ساری پہنے

گھنے درختوں کے نیچے کوئی شریر لڑکی

شریر تر پانیوں سے اپنا بدن چُرائے ___ چُرا نہ پائے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مشترکہ دُشمن کی بیٹی

نھنے سے اک ریستوران کے اندر
میں اور میری نیشنلسٹ کولیگز
کیٹس کی نظموں جیسے دل آویز دھندلکے میں بیٹھی
سُوپ کے پیالے سے اُٹھتی، خوش لمس مہک کو
تن کی سیرابی میں بدلتا دیکھ رہی تھیں
باتیں "ہوا نہیں پڑھ سکتی"، تاج محل، میسور کے ریشم
اور بنارس کی ساری کے ذکر سے جھِلمل کرتی
پاک و ہند سیاست تک آ نکلیں
پینسٹھ __ اُس کے بعد اکہتّر __ جنگی قیدی
____ امرتسر کا ٹی وی
پاکستان کلچر __ محاذِ نو __ خطرے کی گھنٹی۔۔
میری جوشیلی کولیگز
اس حملے پر بہت خفا تھیں
میں نے کُچھ کہنا چاہا تو
اُن کے منہ یوں بگڑ گئے تھے
جیسے سُوپ کے بدلے اُنھیں کونین کا رس پینے کو ملا ہو
ریستوران کے مالک کی ہنس مُکھ بیوی بھی
میری طرف شاکی نظروں سے دیکھ رہی تھی
(شاید سنہ باسٹھ کا کوئی تیر ابھی تک اُس کے دل میں ترازو تھا)
ریستوران کے نروز میں جیسے
ہائی بلڈ پریشر انساں کے جسم کی جیسی جھلاّہٹ در آئی تھی
یہ کیفیت کچھ لمحے رہتی
تو ہمارے ذہنوں کی شریانیں پھٹ جاتیں
لیکن اُس پل، آرکسٹرا خاموش ہُوا
اور لتا کی رس ٹپکاتی، شہد آگیں آواز، کچھ ایسے اُبھری
جیسے حبس زدہ کمرے میں
دریا کے رُخ والی کھڑکی کھلنے لگی ہو !
میں نے دیکھا
جسموں اور چہروں کے تناؤ پر
ان دیکھے ہاتھوں کی ٹھنڈک
پیار کی شبنم چھڑک رہی تھی
مسخ شدہ چہرے جیسے پھر سنور رہے تھے
میری نیشنلسٹ کولیگز
ہاتھوں کے پیالوں میں اپنی ٹھوڑیاں رکھے
ساکت و جامد بیٹھی تھیں
گیت کا جادو بول رہا تھا !
میز کے نیچے
ریستوران کے مالک کی ہنس مُکھ بیوی کے
نرم گلابی پاؤں بھی
گیت کی ہمراہی میں تھرک رہے تھے !
مشترکہ دشمن کی بیٹی
مشترکہ محبوب کی صورت
اُجلے ریشم لہجوں کی باہیں پھیلائے
ہمیں سمیٹے
ناچ رہی تھی !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جنم

اب کے، دیوالی !
اُس کے گھر بھی
میرے نام کا دیا جلا
جو اپنے دروازوں پر، میری دستک کو
ہَوا کا شور سمجھتا تھا
مِلن کی رُت کو بِرہ کی بھور سمجھتا تھا
سپنے تک میں چھُو کر مُجھ کو
خود کو چور سمجھتا تھا
چور نے مور کا جنم لیا ہے
سچّی ہار کے سندر بن میں ناچ رہا ہے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ناٹک

رُت بدلی تو بھنوروں نے تتلی سے کہا
آج سے تم آزاد ہو
پروازوں کی ساری سمتیں تُمھارے نام ہُوئیں
جاؤ
جنگل کی مغرور ہوا کے ساتھ اُڑو
بادل کے ہمراہ ستارے چھُو آؤ
خوشبو کے بازو تھامو، اور رقص کرو
رقص کرو
کہ اس موسم کے سُورج کی کِرنوں کا تاج تُمھارے سر ہے
لہراؤ
کہ ان راتوں کا چاند، تمھاری پیشانی پر اپنے ہاتھ سے
دُعا لکھے گا
گاؤ
ان لمحوں کی ہوائیں تم کو، تمھارے گیتوں پر سنگیت
دیں گی
پتّے کرتے بجائیں گے
اور پھُولوں کے ہاتھوں میں دف ہو گا !
تتلی، معصومانہ حیرت سے سرشار
سیہ شاخوں کے حلقے سے نکلی
صدیوں کے جکڑے ہُوئے ریشم پَر پھیلائے__اور
اُڑنے لگی
کھُلی فضا کا ذائقہ چکھا
نرم ہَوا کا گیت سُنا
اَن دیکھے کہساروں کی قامت ناپی
روشنیوں کا لمس پیا
خوشبو کے ہر رنگ کو چھُو کر دیکھا
لیکن رنگ، ہَوا کا وجدان ادھورا تھا
کہ رقص کا موسم ٹھہر گیا
رُت بدلی
اور سُورج کی کِرنوں کا تاج پگھلنے لگا
چاند کے ہاتھ، دُعا کے حرف ہی بھُول گئے
ہَوا کے لب برفیلے سموں میں نیلے پڑ کر اپنی صدائیں
کھو بیٹھے
پتّوں کی بانہوں کے سُر بے رنگ ہُوئے
اور تنہا رہ گئے پھُولوں کے ہاتھ
برف کی لہر کے ہاتھوں، تتلی کو لَوٹ آنے کا پیغام گیا
بھنورے شبنم کی زنجیریں لے کر دوڑے
اور بے چین پَروں میں ان چکھی پروازوں کی آشفتہ
پیاس جلا دی
اپنے کالے ناخونوں سے
__تتلی کے پَر نوچ کے بولے
احمق لڑکی
گھر واپس آجاؤ
ناٹک ختم ہُوا !
(خواتین کا عالمی سال)

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وہ صورت آشنا میرا

میں اُس کے سامنے
چپ رہ کے بھی یوں بات کرتی ہوں
کہ آنکھوں کا کوئی حرفِ بدن نا آشنا
آلودۂ پیکر نہیں ہوتا
خواہ موسم پہ میرا اظہار ہو
یا ٹیلی ویژن پر
وہ میرے لمحہ موجود کا دُکھ جان لیتا ہے
مجھے پہچان لیتا ہے
مری ہر بات کا چہرہ نہ چھو کر
دیکھنے پر بھی
وہ صورت آشنا میرا
مرے لہجوں کے پس منظر سمجھتا ہے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بے بسی

بارش نے زمین پر پاؤں دھرا
خوشبو کھنکی، گھنگھرو چھنکا
لہرائی ہوا، بہکی برکھا
کیا جانے کیا مٹّی سے کہا
در آئی شریر میں اِک ندیا
کس اور چلی، دیّا دیّا!
کس گھاٹ لگوں رے پروّیا
سارا جگ جل اور میں نیّا

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سفر

بارش کا اِک قطرہ آ کر

میری پلک سے اُلجھا

اور آنکھوں میں ڈوب گیا

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بسنت بہار کی نرم ہنسی

بسنت بہار کی نرم ہنسی
آنگن میں چھلکی
بھیگ گئی مری ساری
پھر ــــــ پروا کی شوخی !
کیسے اپنا آپ سنبھالوں
آنچل سے تن ڈھانپوں ـــــ تو
زُلفیں کھُل جائیں
زُلف سمیٹوں
تن چھلکے گا

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

خُدا سے

میں پذیرائی کے آداب سے واقف ہوں

مگر

اب کے برس، میرے گھر

یا تو برسات آئے،

یا مری تنہائی

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اِحتساب

ہوا__جو گندم کی پہلی خوشبو کے لمس سے لے کے

کڑوے بارُود کی مہک تک

زمیں کے ہمراہ رقص میں تھی

گماں یہ ہوتا ہے

اس رفاقت سے تھک چکی ہے

اور اپنی پازیب اُتار کر

اجنبی زمینوں کی سرد بانہوں میں سو رہی ہے

فضا میں سنّاٹا دم بخود ہے

ہوا کی خفگی ہی بے سبب ہے

کہ ابنِ آدم نے اپنے نیپام سے بھی بڑھ کر

کوئی نیا بم بنالیا ہے؟

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ضد

میں کیوں اُس کو فون کروں

اُس کے بھی تو علم میں ہوگا

کل شب

موسم کی پہلی بارش تھی

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

آزمائش

ڈیڑھ برس کے بعد

اچانک

وقت نے اپنا آئینہ پن دِکھلایا
بچھڑے ہوؤں کو مدِّ مقابل لے آیا
بہتی ہَوا کے عکس بنانے والا

ساحر

گونگی تصویروں کو اب آواز بھی دے !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

گلہ

اے خدا

میری آواز سے ساحری چھین کر

تو نے سانپوں کی بستی میں کیوں مجھ کو پیدا کیا

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

آشیرباد

پھر مسیحائی دستگیر ہُوئی
چُن رہی ہے تمھارے اشکوں کو
کِس محبت سے یہ نئی لڑکی
میرے ہاتھوں کی کم سخن نرمی
دُکھ تمھارے نہ بانٹ پائی مگر
اس کے ہاتھوں کی مہربانی کو
میری کم ساز آرزو کی دُعا
اور یہ بھی کہ اس کی چارہ گری
عمر بھر ایسے سر اُٹھا کے چلے
میری صُورت کبھی نہ کہلائے
زخم پر ایک وقت کی پٹّی

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

پروردہ

لوگ کہتے ہیں ان دنوں چپ ہے

میرا قاتل ــــــــــــــــــــ

کہ اُس کے خنجر کو

دھونے والی کنیز

چھُپ چھُپ کر

اب لہُو کو زباں سے چاٹتی ہے !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بچپنا

ننھّا شگوفہ

شاخ سے ہاتھ چھُڑا کر

ہوا کی بات میں آکر

بارش کے میلے میں گیا

اور اپنے آپ سے بچھڑ گیا

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ایک ننھّی سی اُمید

اب تو شہر میں لَوٹ آئے ہو

اب تو سب لمحے اپنے ہیں

کیا اب بھی کم فرصت ہو؟

ہاں__ لمحوں کی تیزروی نے مجھ کو بھی سمجھایا ہے

دن کے شور میں اپنی صدا گم رہتی ہے

لیکن شام کا لہجہ تو سرگوشی ہے

جِسم خانے کی گہری رات کی انگوری بانہوں میں آنے

سے پہلے

جب وہسکی آنکھوں میں ستارے بھر دے

اور سرشاری

بھُولے بھٹکے رستوں کے وہ سارے چراغ جلا دے

جو تم ہوا سے لڑ کر روشن رکھّا کرتے تھے

کیا کوئی کرن__ ننھّی سی کرن___ میری ہو گی؟

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

گوری کرت سنگھار

بال بال موتی چمکائے
روم روم مہکار
مانگ سیندور کی سندر تا سے
چمکے چندن وار
جوڑے میں جوہی کی بینی
بانہہ میں ہار سنگھار
کان میں جگ مگ بالی پتّہ
گلے میں جگنو ہار
صندل ایسی پیشانی پر
بندیا لائی بہار
سبز کٹارا سی آنکھوں میں
کجرے کی دو دھار
گالوں کی سُرخی میں جھلکے
ہر دے کا اقرار
ہونٹ پہ کچھ پھُولوں کی لالی
کچھ ساجن کے کار
کَسا ہوا کیسری شلوکا
چُنری دھاری دار
ہاتھوں کی اِک اِک چُوڑی میں
موہن کی جھنکار
سہج چلے، پھر بھی پائل میں
بولے پی کا پیار
اپنا آپ درپن میں دیکھے
اور شرمائے نار
نار کے رُوپ کو انگ لگائے
دھڑک رہا سنسار

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ساتھ

کتنی دیر تک

املتاس کے پیڑ کے نیچے
بیٹھ کے ہم نے باتیں کیں
کچھ یاد نہیں
بس اتنا اندازہ ہے
چاند ہماری پشت سے ہو کر
آنکھوں تک آپہنچا

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پوربی پردیسی کب آؤ گے؟

نذرِ حضرت امیر خسرو

سُورج ڈوبا شام ہو گئی
تن میں چنبیلی پھُولی،
من میں آگ لگانے والے
میں کب تجھ کو بھُولی
کب تک آنکھ چراؤ گے؟
پردیسی، کب آؤ گے؟
سانجھ کی چھاؤں میں تیری چھایا
ڈھونڈتی جائے داسی
بھرے ماگھ میں کھوجے تجھ کو
تن درشن کی پیاسی
جیون بھر ترساؤ گے
پردیسی کب آؤ گے؟
بھیروں ٹھاٹھ نے انگ بتایا
وادی سُر گندھار
سموادی کو نکھار رنگ دے
شُدھ مدھم سنگھار
تم کب تلک لگاؤ گے؟
پردیسی، کب آؤ گے؟
ہاتھ کا پھُول، گلے کی مالا
مانگ کا سُرخ سیندور
سب کے رنگ ہیں پھیکے پرانے
ساجن جب تک دُور
روپ نہ میرا سجاؤ گے؟
پردیسی، کب آؤ گے؟
ہر آہٹ پر کھڑکی کھولی
ہر دستک پر آنکھ
چاند نہ میرے آنگن اترا
سپنے ہو گئے راکھ
ساری عمر جلاؤ گے؟
پردیسی، کب آؤ گے؟

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

رقص

آئینہ سے فرش پر
ٹوٹے بدن کا عکس،
آدھے چاند کی صورت لرزتا ہے
ہوا کے وائلن کی نرم موسیقی
خنک تاریکیوں میں
چاہنے والوں کی سرگوشی کی صورت بہہ رہی ہے
اور ہجومِ ناشناساں سے پرے
نسبتاً کم بولتی تنہائی میں
اجنبی ساتھی نے، میرے دل کی ویرانی کا ماتھا چُوم کر
مجھ کو یوں تھاما ہُوا ہے
جیسے میرے سارے دُکھ اب اُس کے شانوں کے !
لیے ہیں
دونوں آنکھیں بند کر کے
میں نے بھی اِن بازوؤں پر تھک کے سر یوں رکھ دیا ہے
جیسے غربت میں اچانک چھاؤں پا کر راہ گم گشتہ مسافر
پیڑ سے سر ٹیک دے
خواب صورت روشنی
اور ساز کی دلدار لے
اُس کی سانسوں سے گُزر کر
میرے خوں کی گردشوں میں سبز تارے بو رہی ہے
رات کی آنکھوں کے ڈورے بھی گُلابی ہو رہے ہیں
اُس کے سینے سے لگی
میں کنول کے پھُول کی وارفتگی سے
سرخوشی کی جھیل پر آہستہ آہستہ قدم یوں رکھ رہی ہوں
جیسے میرے پاؤں کچّی نیندوں میں ہوں اور ذرا
بھاری قدم رکھے تو پانی ٹوٹ جائے گا
شکستہ روح پر سے غم کے سارے پیرہن
ایک ایک کر کے اُترتے جا رہے ہیں
لمحہ لمحہ
میں زمیں سے دُور ہوتی جا رہی ہوں
اب ہَوا میں پاؤں ہیں
اب بادلوں پر
اب ستاروں کے قریب
.....اب ستاروں سے بھی اُوپر،
اور اُوپر..... اور اُوپر..... اور------

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ایک بُری عورت

وہ اگرچہ مطربہ ہے
لیکن اُس کے دامِ صورت سے زیادہ
شہر اُس کے جسم کا اسیر ہے
وہ آگ میں گلاب گوندھ کر کمالِ آزری سے پہلوی
تراش پانے والا جسم
جس کو آفتاب کی کرن جہاں سے چُومتی ہے
رنگ کی پھوار پھوٹتی ہے !
اس کے حسنِ بے پناہ کی چمک
کسی قدیم لوک داستان کے جمال کی طرح
تمام عُمر لاشعور کو اسیر رنگ رکھتی ہے !
گئے زمانوں میں کسی پری کو مُڑ کے دیکھنے سے لوگ
باقی عُمر قیدِ سنگ کاٹتے تھے
یاں ___ سزائے بازدید آگ ہے !
یہ آزمائشِ شکیبِ ناصحاں وامتحانِ زُہدِ واعظاں
دریچۂ مُراد کھول کر ذرا جھُکے
تو شہرِ عاشقاں کے سارے سبز خط
خدائے تن سے،
شب عذار ہونے کی دُعا کریں
جواں لہُو کا ذکر کیا
یہ آتشہ تو
پیرِ سال خوردہ کو صبح خیز کر دے

شہر اس کی دلکشی کے بوجھ سے چیخ رہا ہے
کیا عجیب حُسن ہے،
کہ جس سے ڈر کے مائیں اپنی کوکھ جائیوں کو،
کوڑھ صورتی کی بد دُعائیں دے رہی ہیں
کنواریاں تو کیا
کہ کھیلی کھائی عورتیں بھی جس کے سائے سے پناہ
مانگتی ہیں
بیاہتا دِلوں میں اس کا حُسن خوف بن کے یوں
دھڑکتا ہے
کہ گھر کے مرد شام تک نہ لوٹ آئیں تو
وفا شعار بیبیاں دُعائے نور پڑھنے لگتی ہیں !

کوئی برس نہیں گیا
کہ اس کے قرب کی سزا میں
شہر کے سبھی قدر داں
نہ قامتِ صلیب کی قبا ہُوئے
وہ نہر جس پہ ہر سحر یہ خوش جمال بال دھونے جاتی ہے
اُسے فقیہِ شہر نے نجس قرار دے دیا
تمام نیک مرد اس سے خوف کھاتے ہیں
اگر بکارِ خسروی
کبھی کسی کو اس کی راندۂ جہاں گلی سے ہو کے جانا ہو
تو سب کلاہ دار،
اپنی عصمتیں بچائے یوں نکلتے ہیں،
کہ جیسے اس گلی کی ساری کھڑکیاں
زنانِ مصر کی طرح سے
اُن کے پچھلے دامنوں کو کھینچنے لگی ہیں

یہ گئی اماوسوں کا ذکر ہے
کہ ایک شام گھر کو لوٹتے ہُوئے میں راستہ بھٹک گئی
مری تلاش مجھ کو جنگلوں میں لا کے تھک گئی
میں راہ کھوجتی ہی رہ گئی
اس ابتلا میں چاند سبز چشم ہو چکا تھا
جگنوؤں سے اُمید باندھتی
مہیب شب ہراس بن کے جسم و جاں پہ یوں اُتر رہی
تھی
جیسے میرے روئیں روئیں میں
کسی بلا کا ہاتھ سرسرا رہا ہو
زندگی میں ۔۔۔ خامشی سے اِتنا ڈر کبھی نہیں لگا !
کوئی پرند پاؤں بھی بدلتا تھا تو نبض ڈوب جاتی تھی
میں ایک آسماں چشیدہ پیڑ کے سیہ تنے سے
سر ٹکائے
تازہ پتّے کی طرح لرز رہی تھی
ناگہاں کسی گھنیری شاخ کو ہٹا کے
روشنی کے دو الاؤ یوں دہک اُٹھے
کہ ان کی آنچ میرے ناخنوں تک آ رہی تھی
ایک جست ۔۔۔
اور قریب تھا کہ ہانپتی ہُوئی بلا
مری رگِ گلو میں اپنے دانت گاڑتی
کہ دفعتاً کسی درخت کے عقب میں چوڑیاں بجیں
لباسِ شب کی سلوٹوں میں چرمرائے زرد پتّوں کی
ہری کہانیاں لیے
وصالِ تشنہ کا گلال آنکھ میں
لبوں پہ ورم، گال پر خراش
سنبلیں کھُلے ہُوئے دراز گیسوؤں میں آنکھ مارتا ہُوا
گُلاب
اور چھِلی ہُوئی سپید کہنیوں میں اوس اور دھُول کی ملی
جلی ہنسی لیے
وہی بلا، وہی نجس، وہی بدن دریدہ فاحشہ
__ تڑپ کے آئی ___ اور
میرے اور بھیڑیے کے درمیان ڈٹ گئی

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کیا کیا دکھ دل نے پائے

کیا کیا دکھ دل نے پائے
ننھی سی خوشی کے بدلے
ہاں کون سے غم نہ کھائے
تھوڑی سی ہنسی کے بدلے
زخموں کا کون شمار کرے
یادوں کا کیسے حصار کرے
اور جینا پھر سے عذاب کرے
اس وقت کا کون حساب کرے
وہ وقت جو تجھ بن بیت گیا !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

واہمہ

تمھارا کہنا ہے
تم مجھے بے پناہ شدّت سے چاہتے ہو
تمھاری چاہت
وصال کی آخری حدوں تک
مرے فقط میرے نام ہو گی
مجھے یقیں ہے مجھے یقیں ہے،
مگر قسم کھانے والے لڑکے !
تمھاری آنکھوں میں ایک تِل ہے !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اجنبی

کھوئی کھوئی آنکھیں
بکھرے بال
شکن آلود قبا
لُٹا لُٹا انسان !
سائے کی طرح سے میرے ساتھ
رہا کرتا لیکن
کِسی جگہ مل جائے تو
گھبرا کر مُڑ جاتا ہے
اور پھر دور سے جا کر مجھ کو تکنے لگتا ہے
کون ہے یہ

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اعتراف

جانے کب تک تری تصویر نگاہوں میں رہی
ہو گئی رات ترے عکس کو تکتے تکتے
میں نے پھر تیرے تصوّر کے کسی لمحے میں
تیری تصویر پہ لب رکھ دیئے آہستہ سے !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

الوداعیہ

وہ جا چکا ہے
مگر جدائی سے قبل کا
ایک نرم لمحہ
ٹھہر گیا ہے
مِری ہتھیلی کی پشت پر
زندگی میں
پہلی کا چاند بن کر !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

جیون ساتھی سے

دھوپ میں بارش دیکھ کر
حیرت کرنے والے !
شاید تو نے میری ہنسی کو
چھو کر
کبھی نہیں دیکھا !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نئی آنکھ کا پُرانا خواب

نئی آنکھ کا پُرانا خواب
آتش دان کے پاس
گُلابی حدّت کے ہالے میں سمٹ کر
تجھ سے باتیں کرتے ہوئے
کبھی کبھی تو ایسا لگا ہے
جیسے اُوس میں بھیگی گھاس پہ
اُس کے بازو تھامے ہوئے
میں پھر نیند میں چلنے لگی ہوں !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اِسم

بہت پیار سے

بعد مدت کے

جب سے کسی شخص نے چاند کہ کر بلایا

تب سے

اندھیروں کی خُوگر نگاہوں کو

ہر روشنی اچھی لگنے لگی !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کانچ کی سُرخ چوڑی

کانچ کی سُرخ چوڑی

میرے ہاتھ میں

آج ایسے کھنکنے لگی

جیسے کل رات شبنم سے لکھی ہوئی

ترے ہاتھوں کی شوخیوں کو

ہواؤں نے سُر دے دیا ہو۔۔۔

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کتھارسس

میرے شانوں پہ سر رکھ کر

آج

کسی کی یاد میں وہ جی بھر کہ رویا ! ! !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

آج کی شب تو کسی طور گُزر جائے گی

رات گہری ہے مگر چاند چمکتا ہے ابھی
میرے ماتھے پہ ترا پیار دمکتا ہے ابھی
میری سانسوں میں ترا لمس مہکتا ہے ابھی
میرے سینے میں ترا نام دھڑکتا ہے ابھی
زیست کرنے کو مرے پاس بہت کُچھ ہے ابھی
تیری آواز کا جادو ہے ابھی میرے لیے
تیرے ملبوس کی خوشبو ہے ابھی میرے لیے
تیری بانہیں ،ترا پہلو ہے ابھی میرے لیے
سب سے بڑھ کر، مری جاں !تو ہے ابھی میرے لیے
زیست کرنے کو مرے پاس بہت کُچھ ہے ابھی
آج کی شب تو کسی طور گُزر جائے گی !
آج کے بعد مگر رنگ وفا کیا ہو گا
عشق حیراں ہے سرِ شہر سبا کی ہو گا
میرے قاتل! ترا اندازِ جفا کیا ہو گا !
آج کی شب تو بہت کچھ ہے ، مگر کل کے لیے
ایک اندیشہ بے نام ہے اور کچھ بھی نہیں
دیکھنا یہ ہے کہ کل تجھ سے ملاقات کے بعد
رنگِ اُمید کِھلے گا کہ بکھر جائے گا !
وقت پرواز کرے گا کہ ٹھہر جائے گا !
جیت ہو جائے گی یا کھیل بگڑ جائے گا
خواب کا شہر رہے گا کہ اُجڑ جائے گا !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کشف

ہونٹ بے بات ہنسے
زُلف بے وجہ کھُلی
خواب دکھلا کہ مجھے
نیند کس سمت چلی
خُوشبو لہرائی میرے کان میں سرگوشی کی
اپنی شرمیلی ہنسی میں نے سُنی
اور پھر جان گئی
میری آنکھوں میں تیرے نام کا تارا چمکا ! ! !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نِک نیم

تم مجھے گُڑیا کہتے ہو
ٹھیک ہی کہتے ہو۔۔۔ !!!
کھیلنے والے سب ہاتھوں کو میں گڑیا ہی
لگتی ہوں
جو پہنا دو، مجھ پہ سجے گا
میرا کوئی رنگ نہیں
جس بچّے کے ہاتھ تھما دو
میری کسی سے جنگ نہیں
سوچتی جاگتی آنکھیں میری
جب چاہے بینائی لے لو
کُوک بھرو اور باتیں سن لو
یاں میری گویائی لے لو
مانگ بھرو، سیندور لگاؤ
پیار کرو، آنکھوں میں بساؤ
اور جب دل بھر جائے تو
دل سے اُٹھا کہ طاق پہ رکھ دو
تم مجھ کو گڑیا کہتے ہو
ٹھیک ہی کہتے ہو

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اتنے اچھے موسم میں

اتنے اچھے موسم میں
روٹھنا نہیں اچھا
ہار جیت کی باتیں
کل پہ ہم اُٹھا رکھیں
آج دوستی کر لیں ! ! !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

کتنی دیر تک

کتنی دیر تک

املتاس کے پیڑ کے نیچے
بیٹھ کر ہم نے باتیں کیں
کچھ یاد نہیں
بس اتنا اندازہ ہے
چاند ہماری پشت سے ہو کر
آنکھوں تک آ پہنچا !!!

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ایک مشکل سوال

ٹاٹ کے پردوں کے پیچھے سے
ایک بارہ تیرہ سالہ چہرہ جھانکا
وہ چہرہ
بہار کے پہلے پھول کی طرح تازہ تھا
اور آنکھیں
پہلی محبت کی طرح شفاف !
لیکن اس کے ہاتھ میں
ترکاری کاٹتے رہنے کی لکیریں تھیں
اور اُن لکیروں میں
برتن مانجھنے والی راکھ جمی تھی
اُس کے ہاتھ
اُس کے چہرے سے بیس سال بڑے تھے !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پیار

ابرِ بہار نے
پھول کا چہرہ
اپنے بنفشی ہاتھ میں لیکر
ایسے چوما
پھول کے سارے دکھ
خوشبو بن کر بہہ نکلے ہیں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سرشاری

ہاں، یہ موسم تو وہ ہے
کہ جس میں نظر چُپ رہے
اور بدن بات کرتا رہے
اُس کے ہاتھوں کے شبنم پیالوں میں
چہرہ میرا
پھول کی طرح ہلکورے لیتا رہے
پنکھڑی پنکھڑی
اُس کے بوسوں کی بارش میں
پیہم نِکھرتی رہے
زندگی اس جنوں خیز بارش کے شانوں پر سر کو رکھے
رقص کرتی رہے !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

زود پشیماں

گہری بھوری آنکھوں والا اک شہزادہ
دور دیس سے
چمکیلے مشکی گھوڑے پر ہوا سے باتیں کرتا
جگر جگر کرتی تلوار سے جنگل کاٹتا
دروازے سے لپٹی بیلیں پرے ہٹاتا
جنگل کی بانہوں میں جکڑے محل کے ہاتھ چھڑاتا
جب اندر آیا تو دیکھا
شہزادی کے جسم کی ساری سوئیاں زنگ آلودہ
تھیں
رستہ دیکھنے والی آنکھیں سارے شکوے بھول چکی
تھیں

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مسفٹ

کبھی کبھی میں سوچتی ہوں
مجھ میں لوگوں کو خوش رکھنے کا ملکہ
اتنا کم کیوں ہے
۔کچھ لفظوں سے۔کچھ میرے لہجے سے خفا ہیں
پہلے میری ماں میری مصروفیت سے
نالاں رہتی تھی
اب یہی گلہ مجھ سے میرے بیٹے کو ہے
رزق کی اندھی دوڑ میں رشتے کتنے پیچھے رہ جاتے
ہیں
جبکہ صورتِ حال تو یہ ہے
میرا گھر میرے عورت ہونے کی
مجبوری کا پورا لطف اٹھاتا ہے
ہر صبح میرے شانوں پر ذمہ داری کا بوجھا لیکن
پہلے سے بھاری ہوتا ہے
پھر بھی میری پشت پہ نااہلی کا کوب
روز بروز نمایاں ہوتا جاتا ہے
پھر میرا دفتر ہے
جہاں تقرر کی پہلی ہی شرط کے طور پہ
خودداری کا استعفی دائر کرنا تھا
میں پتھر بنجر زمینوں میں پھول اگانے کی کوشش
کرتی ہوں
کبھی ہریالی دکھ جاتی ہے
ورنہ
پتھر
بارش سے اکثر ناراض ہی رہتے ہیں
مرا قبیلہ
میرے حرف میں روشنی ڈھونڈ نکالتا ہے
لیکن مجھ کو
اچھی طرح معلوم ہے
کس کی نظریں لفظ پہ ہیں
اور کس کی خالق پر
سارے دائرے میرے پاؤوں سے چھوٹے ہیں
لیکن وقت کا وحشی ناچ
کسی مقام نہیں رکتا
رقص کی لے ہر لمحہ تیز ہوئی جاتی ہے
یا تو میں کچھ اور ہوں
یا پھر یہ میرا سیارہ نہیں ہے۔۔۔

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کتبہ

یہاں پہ وہ لڑکی سو رہی ہے
کہ جسکی آنکھوں نے نیند سے خواب مول لے کر
وصال کی عمر رتجگے میں گزار دی تھی

عجیب تھا انتظار اسکا
کہ جس نے تقدیر کے تنک حوصلہ مہاجن کے ساتھ
بس اک دریچۂ نیم باز کے سکھ پہ
شہر کا شہر رہن کروا دیا تھا

لیکن وہ ایک تارہ
کہ جس کی کرنوں کے مان پر
چاند سے حریفانہ کشمکش تھی
جب اس کے ماتھے پہ کھلنے والا ہوا
تو اس پل
سپیدۂ صبح بھی نمودار ہو چکا تھا
فراق کا لمحہ آ چکا تھا۔۔۔

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

خود کلامی

یوں لگتا ہے
جیسے میرے گرد و پیش کے لوگ
اک اور ہی بولی بولتے ہیں
وہ ویو لنتھ
جس پر میرا اور ان کا رابطہ قائم تھا
کسی اور کرّے میں چلی گئی ہے
یا میری لغت متروک ہوئی
مرے لفظ مجھے جس رستے پر لے جاتے ہیں
ان کی فرہنگ جدا ہے
میں لفظوں کی تقدیس کی خاطر چپ ہوں
اور میری ساری گفتگو
دیوار سے یا تنہائی سے اپنے سائے سے ممکن ہے
مجھے ڈر اُس پل سے لگتا ہے
جب خود میں سکڑتے سکڑتے
میں اپنے آپ سے باتیں کرنے والی
رابطہ رکھنے والی
فریکونسی بھی بھلا دونگی
اور اک دن
مے ڈے مے ڈے کرتی رہ جاؤں گی

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ایک اداس نظم

یہ حسین شام اپنی
ابھی جس میں گھل رہی ہے
ترے پیرہن کی خوشبو
ابھی جس میں کھل رہے ہیں
میرے خواب کے شگوفے
ذرا دیر کا ہے منظر !

ذرا دیر میں افق پہ
کھلے گا کوئی ستارہ
تری سمت دیکھ کر وہ
کرے گا کوئی اشارہ
ترے دل کو آئیگا پھر
کسی یاد کا بلاوا
کوئی قصۂ جدائی
کوئی کارنا مکمل
کوئی خواب ناشگفتہ
کوئی بات کہنے والی
کسی اور آدمی سے !

ہمیں چاہیے تھا ملنا
کسی عہد مہرباں میں
کسی خواب کے یقیں میں
کسی اور آسماں میں
کسی اور سرزمیں میں !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

نہ کوئی عہد، نہ پیماں

نہ کوئی عہد، نہ پیماں
نہ وعدہ ایسا
نہ تیرا حُسن ہی ایسا کوئی انگشت تراش
نہ میرے ہاتھ میں تاثیرِ زلیخائی ہے
رقص گہ ہے یہ جہاں اور نہ میں سنڈریلا ہوں
نہ تُو شہزادہ ہے
ہم تو بس رزم گہِ ہستی میں
دو مبارز دِل ہیں
اِس تعلق کا کوئی رنگ اگر ہے تو حریفانہ ہے
ایک ہی تھال سے چُننی ہے ہمیں نانِ جویں
ایک ہی سانپ کے منہ سے ہمیں من چھیننا ہے
اور اس کشمکشِ رزق میں موہوم کشائش کی کلید
جس قدر میری قناعت میں ہے
اتنی تیری فیاضی میں
میں تیری چھاؤں میں پروان چڑھوں
اپنی آنکھوں پہ تیرے ہاتھ کا سایہ کر کے
تیرے ہمراہ میں سُرج کی تمازت دیکھوں
اس سے آگے نہیں سوچا دل نے
پھر بھی احوال یہ ہے
اِک بھروسہ ہے کہ دل سبز کئیے رکھتا ہے
ایک دھڑکا ہے کہ خوں سرد کیئے رہتا ہے

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اسٹیل ملز کا ایک خصوصی مزدور

کالا بھوت

جیسے کوئلے کے نطفے سے جنم لیا ہو
ایک جہنمی درجۂ حرارت پر رہتے ہوئے
اُس کا کام
دہکتی بھٹی میں کوئلے جھونکتے رہنا تھا
اُس کے بدلے
اُس کو اُجرت بھی زیادہ ملتی تھی
اور خوراک بھی خصوصی
اور ایک وقت میں چار گھنٹے سے زیادہ کام نہیں لیا
جاتا تھا
لیکن شاید اس کو یہ نہیں معلوم
کہ خودکشی کے اس معاہدے پر
اُس نے
بقائمی ہوش و حواس دستخط کئے ہیں
اس بھٹی کا ایندھن دَراصل وہ خود ہے !

پروین شاکر

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ایک مشکل سوال

ٹاٹ کے پردوں کے پیچھے سے
ایک بارہ تیرہ سالہ چہرہ جھانکا
وہ چہرہ
بہار کے پہلے پھول کی طرح تازہ تھا
اور آنکھیں
پہلی محبت کی طرح شفاف !
لیکن اس کے ہاتھ میں
ترکاری کاٹتے رہنے کی لکیریں تھیں
اور اُن لکیروں میں
برتن مانجھنے والی راکھ جمی تھی
اُس کے ہاتھ
اُس کے چہرے سے بیس سال بڑے تھے !

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

©Baqa Creatives
All rights reserved

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پروین شاکر

ایک نظر میں

پیدائش	۲۴رنومبر،۱۹۵۲ء کراچی،سندھ
وفات	۲۶ردسمبر، ۱۹۹۴ء، اسلام آباد، پاکستان
عمر	۴۲ برس
تخلص	پروین
پیشہ	شاعر
قومیت	پاکستانی
نژادیت	اردو
تعلیم	ایم۔اے(انگریزی ادب)
	بینک ایڈمنسٹریشن
	پی ایچ۔ڈی
اصنافِ ادب	شاعری(غزل،آزادنظم)
نمایاں کام	خوشبو
معروف تصانیف	خوشبو،صدبرگ،خودکلامی،
	انکار،ماہِ تمام
اعزازات	صدارتی تمغہءحسنِ کارکردگی
	آدم جی اعزاز
زوج	سیدنصیرعلی
اولاد	سیدمرادعلی

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com